منسوخ آیات کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔

باب نمبر1
منسوخ آیات کسے کہتے ہیں۔

باب نمبر1

منسوخ آیات کسے کہتے ہیں

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

اس باب میں میں نے منسوخ آیات کے ساتھ ساتھ عورتوں کے متعلق اہم موضوع کو بھی پیش کیا ہے۔تا کہ لوگ اردو میں آسانی سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھ سکیں۔

۔ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔کہ دنیا میں ایسا کوئی نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی بات کو بدل سکے۔

سورہ انعام آیات 114 تا116 پارہ نمبر8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں۔وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے۔اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے۔اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا۔جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا۔اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔اور کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے۔کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلیئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسول ﷺ کیلیئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔کہ دنیا میں ایسا کوئی نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی بات کو بدل سکے۔صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اپنی بات کو خود بدل سکتے ہیں۔یا منسوخ کر سکتے ہیں۔
آئیں منسوخ آیات کے بارے میں قرآن پاک سے رجوع کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 107 تا108 پارہ1

اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں۔یا اسے بھلا دیتے ہیں۔تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔کیا آپ کو معلوم نہیں۔کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔کیا

آپ کومعلوم نہیں کہ زمین اور آسمانوں میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تمھارا کوئی ولی ہوسکتا ہے۔اور نہ مددگار۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی آیات منسوخ کرنے کے بارے میں تفصیل بتارہے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا آپ کومعلوم نہیں۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پرقدرت رکھتا ہے۔کیا آپ کومعلوم نہیں کہ زمین اور آسمانوں میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تمھارا کوئی ولی ہوسکتا ہے ۔اور نہ مددگار۔

خواتین وحضرات

اس کا مطلب ہے۔کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ جو جی چاہے کرے۔آیتوں کو بدلے یا اس جیسی اور لائے، یا رسول ﷺ کو بھلادے۔

خواتین وحضرات

اس کا مطلب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوادنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کی آیت کو منسوخ نہیں کرسکتی۔جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔کہ فرقے نہیں بنانے ۔تمام فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کی آیت کو ٹھکرا کر فرقے بناتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیت کو منسوخ کردیتے ہیں۔تو ان نام نہاد مفسروں کا زمین اور اور آسمانوں میں کیا حصہ ہے۔ان کی کیا حیثیت ہے۔انہوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔اور زمین اور آسمانوں میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی ولی ہوسکتا ہے۔اور نہ مددگار۔

کیا اگر لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان نام نہاد مفسروں کی بات مانتے ہیں۔تو کیا اللہ تعالیٰ کے بجائے ان کو اپنا ولی یا مددگار بنالیا ہے۔کیا نام نہاد مفسر خود کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالیں گے۔جو پھر وہ لوگوں کو بچائیں گے۔ان نہام نہاد مفسروں کی زمین اور آسمانوں میں کیا شراکت ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے نقابلے میں آکر آیات منسوخ کرتے ہیں۔کیونکہ قرآن پاک میں تبدیلی کا حق کسی کو بھی نہیں۔حتیٰ کہ رسول ﷺ کو بھی نہیں۔تو یہ نام نہاد مفسر نامی چیزیں کیا چیز ہیں۔

منسوخ آیت کا مطلب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے بارے میں کوئی حکم دیں۔اور بعد میں اسی چیز کے بارے میں کوئی اور حکم دے دیں۔جس سے پہلی آیت منسوخ ہوجائے اور دوسری قائم ہوجائے۔اس بارے میں قرآن پاک کہتا ہے۔کہ جب رسول ﷺ ایسی آیت کی جگہ دوسری آیت لاتے۔تو لوگ کہتے کہ یہ تو رسول ﷺ خود ہی بنالائے ہیں۔

سورہ النحل آیات 98 تا 105 پارہ 14

پھر جب آپ قرآن پڑھنے لگیں۔تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کریں۔اس کا ان لوگوں پر کوئی بس نہیں چلتا۔جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۔بے شک اس کا بس تو صرف ان لوگوں پر چلتا ہے۔جو اسے اپنا ولی بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کچھ نازل فرماتا ہے۔اس کو خوب جانتا ہے۔تو لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پاس سے بنالائے ہیں۔بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے ۔آپ ﷺ کہیے کہ اس قرآن کو روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ ایمان لانے والوں کے ایمان کو مضبوط بنادے۔اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ہم خوب جانتے ہیں۔کہ وہ کہتے ہیں۔کہ کوئی انسان ہے۔جو اس (نبیؑ) کو (یہ قرآن) سکھاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں۔وہ عجمی ہے اور قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔بے شک جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔انہیں وہ کبھی ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جھوٹ تو صرف وہ لوگ بناتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن آیات کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔جن آیات کی جگہ اللہ تعالیٰ اور آیات لے آتے ہیں۔یعنی پہلی آیات کو منسوخ کر کے اور آیات لے آتے ہیں۔

تو لوگ رسول ﷺ سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ اپنے پاس سے بنالائے ہیں۔بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔آپ ﷺ کہیے کہ اس قرآن کو روح القدس نے آپ کے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ ایمان لانے والوں کے ایمان کو مضبوط بنادے۔اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ہم خوب جانتے ہیں۔کہ وہ کہتے ہیں۔کہ کوئی انسان ہے۔جو اس (نبیؑ) کو (یہ قرآن) سکھاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں۔وہ عجمی ہے اور قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔بے شک جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔انہیں وہ کبھی ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔بے شک جھوٹ تو صرف

وہ لوگ بناتے ہیں۔ جواللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

لوگوں نے نبی ﷺ پر الزام لگایا کہ کوئی شخص آپ ﷺ کو قرآن پاک سکھاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جن کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں۔وہ عجمی ہے

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ پر جھوٹ بنانے والے لوگوں کو جواب دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہیں ا۔قرآن پاک ان کو مضبوط رکھتا ہے۔اور فرمابرداری کرنے والوں کے لیے اس میں ہدایت اور خوشخبری ہے اس وقت وہ لوگ آپ ﷺ کے کسی دوست کے متعلق کہتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کو قرآن سکھاتا ہے وہ جس انسان کے بارے میں کہتے تھے۔اس کی زبان عربی نہیں تھی بلکہ وہ کسی اور زبان کا آدمی تھا۔عجمی کا مطلب ہے دوسری زبان۔دوسری زبان کا آدمی مادری زبان کی طرح وضاحت نہیں کرسکتا۔قرآن پاک کی زبان واضح عربی ہے جو اس قوم اور رسول ﷺ کی زبان تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ جب رسول ﷺ کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدلتے۔تو لوگ دوطرح کے الزام لگاتے۔نمبر ا کہ رسول ﷺ خود ہی یہ آیت بنا کر لے آئے ہیں۔ نمبر 2 آپ کو کسی دوست نے یہ سکھادیا ہے۔جس پر شک کرتے تھے۔اس کی زبان بھی عربی نہیں تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔انہیں وہ کبھی ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔بے شک جھوٹ تو صرف وہ لوگ بناتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

قرآن پاک کی آیات کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی ۔رسول ﷺ بھی قرآن پاک کی آیات کو نہ بدل سکتے ہیں نہ۔منسوخ کر سکتے ہیں۔یہ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کا ہی کارنامہ ہے۔کہ انہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں فرقے بنا کر تمام قرآن پاک کو تشریح کی آڑ میں منسوخ کر رکھا ہے۔قرآن پاک کہتا ہے کہ دین میں فرقے بنانے والوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر فرقہ پرست رسول ﷺ کا نام لے کر ہی فرقے بناتے ہیں۔اور واضح بغاوت کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

مگر فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کا نام لگا کر ہی فرقے بنالیے۔اور قرآن پاک کی آیت کو منسوخ کر دیا۔ان فرقہ پرستوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ نا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔دنیا کے کسی انسان کو قرآن پاک منسوخ کرنے کا حق نہیں ہے۔اور نہ ہی نام نہاد اماموں کی دی ہوئی احادیث کے زریعے کو قرآن پاک منسوخ کرنے کا حق ہے اور نہ قرآن پاک میں تبدیلی کا حق ہے۔

آئیں قرآن پاک سے ایسی آیات دیکھتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بعد میں منسوخ کر دیا۔ اس میں زنا کی سزا ہے اور تہمت کی سزا ہے۔ لہذا پہلے تہمت کی سزا کو دیکھتے ہیں۔ بعد میں زنا والی آیات کو تفصیل سے دیکھیں گے۔

سورہ نور آیت 5 پارہ 18

اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں۔ تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ۔ اور کبھی اس کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی لوگ نافرمان ہیں اس کے بعد جو توبہ کر لیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تہمت کی سزا مقرر کر رہے ہیں۔ اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کو تہمت لگانے سے کتنی نفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں۔ تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ۔ اور کبھی اس کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی لوگ نافرمان ہیں اس کے بعد جو توبہ کر لیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آئیں وہ آیت دیکھتے ہیں۔ جس میں تہمت کی سزا منسوخ ہوگئی۔

سورہ نور آیت25 پارہ18

اور وہ لوگ جو پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔ اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ ان کو پوری پوری سزا دے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی واضح سچا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تہمت کی سزا کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن مقرر کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ اتنی تذلیل دنیا کے سامنے سہنے کے بعد انسان دنیا کا سامنا نہیں کر سکتا۔ پھر ساری زندگی کے طعنے جو اسے اور اس کے خاندان اور اولاد کو سہنے پڑیں گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور وہ لوگ جو پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہوگی۔ اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ ان کو پوری پوری سزا دے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی واضح سچا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم یہ جاننا چاہیں۔ کہ ان کی پہلی کتابوں میں کیا سزا تھی۔ تو اس کے لیے ہمیں تورات اور انجیل والی آیات میں غور کرنا پڑیگا۔ آپ اگر غور کریں تو آپ دیکھیں کہ صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کے ساتھ عذاب کے سخت وعدے ہیں۔ اور ایمان لانے والوں کے تمام گناہ معاف کرنے کے وعدے ہیں۔ چاہے وہ گناہ کسی بھی نوعیت کے کیوں نہ ہوں۔

سورہ نساء آیات 110 تا 112 پارہ5

اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔ یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگایا۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں تہمت کی سزا یعنی کوڑے کی سزا کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا ایک بہت ہی خوبصورت حکم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔ یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگایا۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

خواتین حضرات۔

اور جن لوگوں سے گناہ سرزد ہو جائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا پائیں گے۔ اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگائے۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ وہ اپنے لیے ہی مصیبت اکھٹی کر رہا ہے۔

اب ہم رسول کے واقعات سے بھی مدد لیں گے۔ سورہ یوسف میں زلیخا نے یوسفؑ پر تہمت لگائی۔ مگر زلیخا کے لیے کوئی سزا نہیں پاتے۔ البتہ بہتری اسی میں تھی۔ کہ یوسفؑ

وہاں سے دور چلے گئے۔اور قید کاٹی۔یہ زلیخا کے ظلم سے بچنے کا ایک طریقہ تھا۔جسے ہم نے یوسفؑ کے واقعے سے سیکھا۔
اب ہم رسول یعنی یوسفؑ کے واقعے میں دیکھیں گے۔کہ زلیخا کو کیا سزا ملی۔ہم نے دیکھا کہ ایسے واقعے میں یوسفؑ کو زلیخا کے برے ارادوں سے بچانے کے لیے دور کر دیا گیا۔اور وہ قید میں رہے اس طرح انہوں زلیخا کے شر سے نجات پائی۔یاد رہے کہ یوسف کی سچائی سب کے سامنے تھی۔پھر اس کے باوجود اسے زلیخا سے بچانے کے لیے قید میں رکھا گیا۔جس کا مقصد یوسف کو زلیخا کے گھٹیا داؤ سے بچانا تھا۔البتہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔اور سزا پائے گی۔اگر اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ نہ کی ہوئی ہو۔

آئیں اب زنا کی سزا کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ کیسے اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ یعنی بتدریج منسوخ کی۔ان آیات سے ہم جان سکیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ کو زنا سے کتنی سخت نفرت ہے۔جب ہم یہ سات آیات دیکھ لیں گے۔تو خواتین کے بارے میں صاف اور واضح نتیجہ آپ کے سامنے آجائے گا۔

1۔ سورہ نور آیات 2 تا 3 پارہ 18

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد دونوں کو سو سو کوڑے مارو۔ااور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں تمہیں نرمی نہیں کرنا چاہیے۔اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔اور دونوں کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے۔زانی مرد زانی عورت سے نکاح کرتا ہے۔یا مشرکہ سے۔اور زانیہ عورت بھی سوائے زانی مرد اور مشرک کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتے۔اور یہ عمل مومنوں پر حرام ٹہرادیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم پڑھا۔کہ زنا کا عمل مومنوں پر حرام ہے۔لہذا اس برے عمل کرنے والے کی اللہ تعالیٰ سزا تجویز کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد دونوں کو سو سو کوڑے مارو۔ااور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں تمہیں نرمی نہیں کرنا چاہیے۔اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔اور دونوں کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے۔زانی مرد زانی عورت سے نکاح کرتا ہے۔یا مشرکہ سے۔اور زانیہ عورت بھی سوائے زانی مرد اور مشرک کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتے۔اور یہ عمل مومنوں پر حرام ٹہرادیا گیا ہے۔

زنا کی سزا کو قسم کے ذریعے منسوخ کیا جا رہا ہے۔

2۔ سورہ نور آیات 6 تا 10 پارہ 18

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں۔اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہو۔تو ان کی شہادت کسی ایک میں سے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔کہ بیشک وہ سچا ہے۔اور پانچویں دفعہ یوں کہے۔کہ اگر وہ جھوٹا ہے۔تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے۔کہ وہ پہلے چار مرتبہ شہادت دے۔چار بار قسم کھا کر شہادت دے کہ بیشک یہ جھوٹا ہے۔اور پانچویں بار کہے۔کہ اگر وہ سچا ہے۔تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اگر تم اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں زنا کی سزا کو قسم سے ختم منسوخ کر دیا گیا ہے۔جو عورت اس طرح قسم کھائے۔اس پر سے زنا کی سزا ٹل جائے گی۔

آئیں اب دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کیسے کیا۔

آئیں اب دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کی سزا کو منسوخ کیسے کیا۔

3 ۔ سورہ نساء 34 تا 35 پارہ 5

مرد عورتوں کے نگران ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔اور اس لیے کہ مرد اپنا مال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔پھر نیک عورتیں فرمابردار اور غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔اور جن عورتوں کی تمھیں بیوفائی کا خوف ہو۔تو پہلے انہیں نصیحت کرو۔اور ان سے خواب گاہوں میں الگ رہو۔اور ان کو مارو۔پھر اگر وہ تمھارا کہنا مان لیں۔تو پھر ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بلند شان والا ہے۔
اور اگر تمھیں مخالفت کا خوف ہو۔تو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں۔تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے درمیان موافقت پیدا کرے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ علم والا خبردار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان عورتوں کی بہت تعریف کررہے ہیں۔ جو نیک عورتیں فرمابرداراور شوہروں کی غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔یعنی ایسی عورتیں بہت مبارک عورتیں ہیں۔ان عورتوں کے مقابلے میں اب دوسری قسم کی عورتوں کی بات ہورہی ہے۔یعنی جو نیک عورتیں نہیں ہوتیں۔ جو فرمابرداراور شوہروں کی غیر حاضری میں اپنی ابرو کی حفاظت کرنے والی نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ خیانت کرنے والی ہوتی ہیں۔ان پر زنا کی سزا کوڑوں والی منسوخ ہورہی ہے۔بیوی پر سب سے زیادہ اس کے شوہر کا حق ہوتا ہے۔کیونکہ اس کے عمل سے سب سے زیادہ تکلیف شوہر کو ہوتی ہے۔اس کا گھر خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔اس کے بچوں کی ازیت بھی اس کے لیے تکلیف دہ ہے۔بلکل اسی طرح جیسے کسی شوہر کا اس قسم کا ردعمل ہو تو جو حال گھر ہوتا ہے۔ چونکہ شوہر اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے۔وہ اس کا نگران ہوتا ہے۔وہی اس کو سمجھائے۔پھر بھی نہ سمجھے تو بستر الگ کرے۔پھر بھی عورت کو ہوش نہ آئے۔تو صرف شوہر اس کی اصلاح کی غرض سے اسے مارسکتا ہے۔اب مارنے کی سزا بھی منسوخ ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر مخالفت کا خوف ہو۔ تو اس انتہائی اقدام سے بچنے کے لیے ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف عورت کے خاندان سے مقرر کیا جائے۔اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں۔یعنی صلح کرنا چاہیں۔تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے درمیان موافقت پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ علم والا خبر دار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرد اور عورت کو آخر تک صلح کرنے کی ترغیب دے رہیں۔اگر وہ دونوں صلح کرنا چاہیں۔تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے درمیان موافقت پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ علم والا خبر دار ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بے وفائی کا خطرہ ہو۔تو انہیں چاہیے کہ آپس میں صلح کرلیں۔اور صلح اچھی چیز ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔اور یہ تم سے ہرگز نہیں ہو سکے گا۔کہ تم عورتوں کے درمیان برابری کرسکو۔اگر چہ تم کتنا ہی کیوں نہ چاہو۔بس ایک طرف ہی نہ جھک پڑو۔کہ تم دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔اور اگر تم صلح کرو اور پرہیز گار بن کر رہو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ اس لٹکنے کو منسوخ کررہے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔اور اگر وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔تو اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کردے گا۔اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔

4 سورہ نساء آیات 126 تا 130 پارہ 5

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بے وفائی اور منہ پھیرنے کا اندیشہ ہو۔تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔کہ آپس میں صلح کرلو۔اور صلح اچھی چیز ہے۔اور لالچ تو ہر نفس کے ساتھ موجود ہے۔اور اگر تم بھلائی کرو۔اور پرہیز گاری اختیار کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔اور یہ تم سے ہرگز نہیں ہو سکے گا۔کہ تم عورتوں کے درمیان برابری کرسکو۔اگر چہ تم کتنا ہی کیوں نہ چاہو۔بس ایک طرف ہی نہ جھک پڑو۔کہ تم دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔اور اگر تم صلح کرو اور پرہیز گار بن کر رہو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اور اگر وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔تو اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کردے گا۔اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

ن آیات میں اسی طرح کا خطاب ہے۔جیسے پہلے سورہ نساء میں عورتوں کے بارے میں حکم ہوا تھا۔جس میں اللہ تعالیٰ نے مرد کو پہلے زبان سے سمجھانے کا حکم دیا تھا۔پھر بستر الگ کرنے کا حکم دیا تھا۔پھر مارنے کا حکم دیا تھا۔وہاں بھی عورت کی بے وفائی کے لیے لفظ نشوزاً کا استعمال کیا گیا۔اور یہاں بھی مرد کی بے وفائی کے لیے لفظ نشوزاً کا استعمال کیا گیا ہے۔ایسی صورت میں بھی دونوں کو اصلاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بے وفائی اور منہ پھیرنے کا اندیشہ ہو۔تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔کہ آپس میں صلح کرلیں۔اور صلح اچھی چیز ہے۔اور لالچ تو ہر نفس کے ساتھ موجود ہے۔اور اگر تم بھلائی کرو۔اور پرہیز گاری اختیار کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔اور یہ تم سے ہرگز نہیں ہو سکے گا کہ تم عورتوں کے درمیان برابری کرسکو۔اگر چہ تم کتنا ہی کیوں نہ چاہو۔بس ایک طرف ہی نہ جھک پڑو۔کہ تم دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔اور اگر تم اصلاح کرو اور پرہیز گار بن کر رہو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔اور اگر وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔تو اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کردے گا۔اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اگر مرد بے وفائی کرتے ہوئے دوسری شادی کرلیتا ہے۔تو پہلی بیوی اگر صلح کرکے رہنا چاہے۔تو کوئی گناہ نہیں۔چونکہ اس عمل سے مرد انصاف

نہیں کر سکے گا۔لہذا اگر وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔تو اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلے کا اختیار عورت کو دیا۔کہ وہ چاہے اس مرد کے ساتھ رہے یا نہ رہے۔
ان آیات سے ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر تم اصلاح کرو اور پرہیزگار بن کر رہو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔کیونکہ ایسے عمل سے کمزور عورت پر ظلم کا خطرہ ہوتا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور لالچ تو ہر نفس کے ساتھ موجود ہے۔اور اگر تم بھلائی کرو۔اور پرہیزگاری اختیار کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔اور یہ تم سے ہرگز نہیں ہو سکے گا کہ تم عورتوں کے درمیان برابری کر سکو۔اگرچہ تم کتنا ہی کیوں نہ چاہو بس ایک طرف ہی نہ جھک پڑو۔کہ تم دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔اور اگر تم اصلاح کرو اور پرہیزگار بن کر رہو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔یعنی مرد کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہوگی۔اگر وہ دوسری بیوی کو رکھنا چاہتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ایسی فضا میں انصاف نہیں ہو سکتا۔لہذا وہ دونوں الگ ہو سکتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ دوسری شادی کی اجازت یا حکم اللہ تعالیٰ نہیں دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ انصاف نہیں ہو سکے گا۔اس میں دو صورتیں ہیں کہ صلح کر کے پرہیزگار بن کر رہو۔یا الگ ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

یہ اس طرح ہے۔کہ کوئی بچہ اپنی ماں سے موٹر سائیکل پر ویلنگ کی اجازت مانگتا ہے۔تو ماں اسے ویلنگ کے برے نتائج بتانا شروع ہو جاتی ہے۔کیا اس کو اجازت کہتے ہیں۔اس کا مطلب ہے۔کہ ماں اس کو ویلنگ کی اجازت نہیں دے رہی۔اگر اللہ تعالیٰ اس عمل کو یعنی دوری شادی کے برے نتائج اس طرح سمجھانے کے بجائے حرام قرار دیتے۔تو معاملہ ہی چوپٹ ہو جاتا۔اور قیامت تک آنے والے بہت سے مجبور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے۔اور بہت سے پرہیزگار لوگوں کو مجبوری کے باعث اپنی بیویوں اور بیویوں کو شوہر سے ہاتھ دھونے پڑتے۔مثلاً کسی مرد کی اولاد نہ ہو۔مگر اسے اپنی بیوی بھی بہت اچھی لگتی ہو۔اور بیوی کو بھی شوہر اچھا لگتا ہو۔دونوں اس خلا کو پر کرنے کے یہ زہر کا گھونٹ نہ پی سکتے ہیں یعنی مرد دوسری شادی نہ کر سکتا۔تو ان کی زندگی کی ویرانی میں اضافہ ہی ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب جو آیات آپ کے سامنے پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں واضح بے حیائی کی صورت میں بیوی کو گھر سے نکالنے کی اجازت ہے۔مارنے کی اجازت نہیں۔

5۔ سورہ طلاق آیات 1 تا 2 پارہ 28

اے نبی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو۔تو طلاق ان کی عدت کے شروع میں دو۔اور عدت کا حساب رکھو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جو تمہارا رب ہے۔اُن کو اپنے گھروں سے نہ نکالو۔اور نہ وہ خود نکلیں۔سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بہتری پیدا کر دے۔پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کر دو۔یا اچھے طریقے سے روک لو۔اور اپنے میں سے دو انصاف پسند گواہ لو۔اور گواہی کو اللہ تعالیٰ کے لیے قائم کرو۔ان باتوں سے ان کو نصیحت حاصل ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔

خواتین واحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو بیوی کو طلاق دینے کے بعد اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔کہ اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو۔اور نہ وہ خود نکلیں۔سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کی مرتکب ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک وجہ سے بیوی کو گھر سے نکلنے کی اجازت دی۔جب وہ کھلم کھلا بے حیائی کا مظاہرہ کریں۔پھر اللہ تعالیٰ اس سزا کو منسوخ کر رہے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کر دو۔یا اچھے طریقے سے روک لو۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔یعنی نہ مرد اپنی حد سے نکلے نہ عورت۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔تو وہ اپنے آپ پر ظلم

کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سابقہ آیات کو منسوخ کر رہے ہیں۔۔تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بہتری پیدا کردے۔ پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔ تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کردو۔ یا اچھے طریقے سے روک لو۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شوہروں کو حکم دے رہے ہیں۔۔کہ طلاق دینے کے بعد بھی بیوی کو گھر سے نہیں نکالنا۔ اور نہ بیوی خود نکلے۔ یہ اس لیے کہ شائد اللہ تعالیٰ ان کے درمیان کوئی رضامندی کی صورت پیدا کردے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔ تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کردو۔ یا اچھے طریقے سے روک لو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔ تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بہتری پیدا کردے۔ پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔ تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کردو۔ یا اچھے طریقے سے روک لو۔

خواتین و حضرات!

اب جو آیات آپ کے سامنے پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں کھلم کھلا بے حیائی کی صورت میں عورت سے مارنے کو منسوخ کریا گیا ہے۔ اور صرف اپنا دیا ہوا اپنا مال واپس لینے کی اجازت ہے۔ ورنہ اگر عورت واضح بےحیائی کی مرتکب نہیں۔ تو مرد اسے دیا ہوا کوئی مال واپس نہیں لے سکتا۔ اور اس صورت کے علاوہ مرد کو دیے ہوئے مال میں سے کچھ بھی واپس نہ لینے کا حکم ہے۔ چاہے عورت کو دولت کا انبار ہی کیوں نہ دیا گیا ہو۔ صرف اس عورت سے واپس لینے کی اجازت ہے۔ جو واضح بے حیائی کرے۔

خواتین و حضرات!

اللہ تعالیٰ کا حکم دیکھیں۔ اور ہمارے معاشرے کو دیکھیں۔ کتنا تضاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو۔ اور تم نے اسکو ایک دولت کا انبار دے رکھا ہو۔ تو بھی اس میں سے واپس کچھ نہ لو۔ سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں

6۔ سورہ نساء آیات 19 تا 21 پارہ 4

اے ایمان والو تمھارے لیے یہ حلال نہیں۔ کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو۔ اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔ کہ جو کچھ تم نے انہیں دے چکے ہو۔ اس میں سے واپس لے لو۔ سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔ اور ان کے ساتھ مناسب طریقے سے رہو۔ اگر تم انہیں نہیں چاہتے۔ تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھارے لیے اور بھلائی رکھ دے۔ اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو۔ اور تم نے اسکو ایک دولت کا انبار دے رکھا ہو۔ تو بھی اس میں سے واپس کچھ نہ لو۔ تو کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ سے اس کو لینا چاہتے ہو۔ اور تم کیسے لے سکتے ہو اس کو۔ جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔ اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔۔۔۔۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمھارے لیے یہ حلال نہیں۔ کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو۔ اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔ کہ جو کچھ تم نے انہیں دے چکے ہو۔ اس میں سے واپس لے لو۔ سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ مرد عورتوں کے وارث نہیں ہیں۔ کہ اگر وہ رہنا نہ چاہیں تو ان کو جو دیا ہو اس سے واپس نہیں لے سکتے۔ سوائے اس صورت میں کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔ اگر کسی مرد کو اس کی بیوی پسند نہیں ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتا ہو۔ اگر اس نے اسکو ایک دولت کا انبار دے رکھا ہو۔ تو بھی اس میں سے واپس کچھ نہ لے سکتا۔ تو کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ سے اس کو لینا چاہتے ہو۔ اور تم کیسے لے سکتے ہو اس کو۔ جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔ اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک وجہ سے بیوی سے اپنا دیا ہوا مال لینے کی اجازت شوہر کو دی۔ جب وہ کھلم کھلا بے حیائی کا مظاہرہ کریں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو کس طرح اعلیٰ اخلاق سکھایا۔

اب جو آیات آپ کے سامنے پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں زنا اور قتل جیسے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ صرف اس صورت میں اگر لوگ ایمان لے آئیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے۔ اور پھر یہ لوگ بڑی وقار سے زندگی

گزارتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے زنا اور قتل کی سزا کیسے منسوخ کی۔۔۔۔۔۔۔

زانی ااور قاتل لوگ کس طرح باوقار بن سکتے ہیں۔اور جنت میں جا سکتے ہیں ۔۔تو ایسے پیارے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیں گے۔بھلے وہ قتل اور زنا ہی کیوں نہ ہوں۔

7 ۔ سورہ فرقان ۔آیات 68 تا 73 ۔پارہ نمبر 19

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود نہیں پکارتے۔ اور جس نفس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔اسے قتل نہیں کرتے۔مگر سوائے سچ کے بدلے کے۔اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔اور جو کوئی ایسے کام کرے۔وہ گناہ پا ئے گا۔قیامت کے دن اس کے لیے دوگنا عذاب ہوگا۔

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے ااور صالح عمل کرنے لگے۔تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے اور صالح اعمال کرتا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی بیہودہ چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کتنے پیار سے سمجھا رہے ہین جو زنا اور قتل جیسے برے کام کرتے ہیں۔اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں یعنی قرآن پاک کو سچ مان لیں اور اس کی اطاعت کریں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے ااور عمل صالح کرنے لگے۔تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے اور صالح اعمال کرتا ہے بیشک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح قرآن پاک سے رویہ رکھتے ہیں۔کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس میں غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کتنے پیار سے سمجھا رہے ہین جو زنا اور قتل جیسے برے کام کرتے ہیں۔اگر یہ لوگ فرقہ پرستی سے توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں یعنی قرآن پاک کو سچ مان لیں اور اس کی اطاعت کریں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے ااور عمل صالح کرنے لگے۔تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کرتا ہے۔

وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آجاتا ہے۔ایسے لوگوں کے وہ گناہ جو انہوں نے قتل اور زنا کی صورت میں کیے تھے۔ان گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیں گے ۔یعنی گناہ والے کام کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا۔اس لیے کہ انہوں نے سورہ محمد کی آیت نمبر دو کے مطابق قرآن پاک کو سچ مان لیا اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔یعنی انہوں نے توبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع کر لیا تو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس آ گئے۔یعنی صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آ جائے۔تو اسے معاف کردیا جاتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہی لوگ معزز بن جاتے ہیں۔اور اور برے کاموں پر وقار اور شرافت سے گزر جاتے ہیں۔کیونکہ اب یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرتے ہیں۔اور جھوٹ کی گواہیاں نہیں دیتے ۔تو ایسے پیارے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیں گے۔بھلے وہ قتل اور زنا ہی کیوں نہ ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم پڑھا۔کہ جو ایمان لے آئے۔تو اس کے گناہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیں گے۔آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں زنا اور قتل کی سزا نہ صرف منسوخ ہوئی ہے ۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آنے کی صورت میں قبیح گناہ نیکیوں میں بدل گئے۔اور یہ لوگ وقار والے لوگ کہلائے۔

ہم جنس پرستی سے روکنے کے لیے حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو۔

9۔ سورہ حجر آیات 67 تا 71 پارہ 14

اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ بھیج دیا۔ کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔ لوطؑ نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ پس تم مجھے زلیل نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری بے عزتی نہ کرو۔ انہوں نے کہا کیا ہم نے تمھیں سارے جہان سے منع نہیں کیا۔ اُس نے کہا۔ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ بھیج دیا۔ کہ صبح ہوتے ہی ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔ لوطؑ نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ پس تم مجھے زلیل نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری بے عزتی نہ کرو۔ انہوں نے کہا کیا ہم نے تمھیں سارے جہان سے منع نہیں کیا۔ اُس نے کہا۔ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت لوطؑ نے مجبوری کی حالت میں ایک چھوٹے حرام کام کو بڑے حرام کام کی نسبت ترجیح دی۔ یعنی مجبوری کی حالت میں جیسے حرام کھانا جائز ہے۔ یہ اس قسم کی بات ہے۔ البتہ عذاب ان کی قوم کو ہم جنس پرستی اور سرکشی کی وجہ سے آیا۔ اگر وہ لوطؑ کی بات مان لیتے ۔ اور ان کی بیٹیوں کو قبول کر لیتے۔ تو ان پر عذاب نہ آتا۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ وہ لوط علیہ السلام کو کیا جواب دیتے ہیں۔

لوط علہ السلام کی قوم نے لوط علہ السلام کو جواب دیا اور کہا کہ ہمیں تیری بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

8۔ سورہ ہود آیات 76 تا 83 پارہ 12

اے ابراہیم اس بات کو چھوڑ دے بیشک تیرے رب کا حکم آ چکا ہے۔ اور ان پر ضرور عذاب آئے گا۔ جو ٹلنے والا نہیں ہے۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس آئے۔ تو وہ غمگین ہوا۔ اور اُن کی وجہ سے تنگ دل ہوا۔ اور کہنے لگا کہ یہ دن بڑی ہی مصیبت کا ہے۔ اور ان کی قوم کے لوگ دوڑے دوڑے اس کی طرف آئے۔ اور وہ پہلے سے برے کام کرتے تھے۔ لوطؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمھارے لیے پاکیزہ ہیں۔ لوط نے کہا۔ بس اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی نیک چلن نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ تمھیں معلوم ہے۔ کہ ہمیں تیری بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور بے شک تمھیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ لوط نے کہا۔ اے کاش میں تمھارے مقابلے کی طاقت رکھتا۔ یا کسی مضبوط سہارے کو پکڑتا۔

فرشتوں نے کہا۔ اے لوطؑ بے شک ہم تمھارے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے۔ بس تم رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جاؤ۔ اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ سوائے تمھاری بیوی کے۔ بیشک جو عذاب اوروں پر نازل ہوگا۔ وہی اس پر نازل ہوگا۔ بیشک ان سے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آ گیا۔ تو ہم نے اس بستی کو اوپر نیچے کر دیا۔ اور اس پر لگاتار کنکر برسائے جن پر تمھارے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے۔ اور وہ ان ظالموں سے کچھ دور نہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت لوطؑ نے مجبوری کی حالت میں ایک چھوٹے حرام کام کو بڑے حرام کام کی نسبت ترجیح دی۔ یعنی مجبوری کی حالت میں جیسے حرام کھانا جائز ہے۔ یہ اس قسم کی بات ہے۔ البتہ عذاب ان کی قوم کو ہم جنس پرستی اور سرکشی کی وجہ سے آیا۔ اگر وہ لوطؑ کی بات مان لیتے ۔ اور ان کی بیٹیوں کو قبول کر لیتے۔ تو ان پر عذاب نہ آتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ مگر ایک شرط ایمان کی ہے۔ یعنی جو قرآن پاک کو قبول کر لینے کی ہے۔

10۔ سورہ اعراف آیت 153 پارہ 9

اور وہ لوگ جنہوں نے برے عمل کیے۔ پھر توبہ کر لی۔ اور ایمان لے آئے۔ تو بے شک آپ کا رب اس کے بعد بڑا بخشش دینے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے برے عمل کیے۔ پھر توبہ کر لی۔ اور ایمان لے آئے۔ یعنی سورہ محمد کی ایت نمبر 2 کے مطابق

قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی ۔تو اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کا رب اس کے بعد بڑا بخش دینے والا رحم کرنے والا ہے۔

صرف قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف کر دیں گے۔اور ان کے لیے بہترین اجر ہے۔یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے۔

سورہ یاسین۔آیت 11۔پارہ نمبر 22

۔آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔اس کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے پیغمبرؐ آپ صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور قرآن پاک کی اطاعت کرے۔ایسے انسان کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

خواتین وحضرات!

سورہ نجم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 27

جو ہماری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پھر جاتا ہے۔آپ ﷺ بھی اس سے منہ موڑ لیجئے۔جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ان لوگوں کے علم کی رسائی یہیں تک ہے۔بلاشبہ آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے۔کہ کون اس کے راستے سے گمراہ ہو گیا ہے اور کون ہدایت پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو انسان نصیحت یعنی قرآن پاک سے پھر جاتا ہے یعنی منہ موڑ لیتا ہے۔تو آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجیے یہ لوگ دنیا کو چاہنے والے ہیں۔ان لوگوں کا علم بس اتنا ہے۔۔۔

جو لوگ قرآن پاک کی بہترین باتوں پر عمل کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے سارے گناہ معاف کر دے گا

11۔ سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہو گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اماموں نے احادیث کی صورت میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔۔۔

اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

کیا لوگ قرآن پاک کی اطاعت تب کریں گے۔ جب ان کے پاس کوئی معجزہ آجائے۔ پھر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سورہ انعام آیات 155 تا 159۔ پارہ 8

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آگئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اب ہم پہلی کتابوں میں سزا کی تفصیل دیکھیں گے۔ آپ دیکھیں کہ اس میں کوڑوں کی سزا نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ہم نے قرآن اور قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ نہ کہ نام نہاد اماموں کی لکھی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔۔۔۔

سورہ المائدہ آیات 44 تا 51 پارہ 6

۔ بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں روشنی اور ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی جو اس کے فرمابردار تھے۔ یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم دیتے تھے۔ اور یہود کے زاہد اور عالم بھی۔ کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب دی گئی تھی۔ اور وہ اس پر گواہ تھے۔ بس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔ اور مجھ سے ہی ڈرو۔ اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ تو یہی لوگ کافر ہیں۔

اور ہم نے اُن پر تورات میں فرض کر دیا تھا۔ کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ ہے۔ اور ناک کے بدلے ناک دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا ویسا ہی بدلہ ہے۔ پھر جو کوئی معاف کرے تو یہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ تو یہی لوگ ظالم ہیں۔ اور اس کے بعد ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اس کتاب کی تصدیق کرنے والا تھا جو اس سے پہلے کتاب تورات تھی۔ اور ہم نے ان کو انجیل دی۔ اور یہ کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی تھی۔ جو اس سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی اور انجیل والوں کو چاہیے کہ اسکے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کرتے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں نازل کیے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی نافرمان ہیں۔

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف سچی کتاب نازل کی ہے جو ان تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ جو پہلے سے تھیں۔ اور ان کی محافظ بھی ہے۔ بس آپ ان احکام کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیے ہیں۔ اور اس سچ کو چھوڑ کر اُن کے خواہشات کی اطاعت نہ کیجیے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا۔ لیکن یہ کہ جو کچھ تمکو دیا گیا اس میں تمھیں آزمائے۔ بس نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھو۔ تم کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو اس بات کی حقیقت بتا دے گا۔ جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور یہ کہ اس کے مطابق ان میں فیصلہ کیجیے۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ اور ان کے خواہشات کی اطاعت نہ کیجیے۔ اور ان سے محتاط رہیے۔ کہ کہیں آپ ﷺ کو فتنہ میں ڈال نہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی انہیں سزا ملے۔ اور اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کس کا ہوسکتا ہے۔ اے ایمان والوں تم یہودیوں اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ

۔وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اورتم میں سے جوکوئی ان کودوست بنائے گا۔تو وہ یقیناً انہی میں سے ہوگا۔بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کوہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے پہلی کتابوں میں سزا کی لسٹ دیکھی۔اس لسٹ میں غور کریں۔کہ کیا کوڑوں کی سزا ہے۔نہیں ہے۔اس کا مطلب ہے۔کہ قرآن پاک میں یہ آیات منسوخ آیات ہیں۔

طلاق کے بارے میں قرآن پاک کے احکام

سورہ نور آیات 3 تا7 پارہ28

اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہوگئی ہوں۔مطلقہ عورتوں میں سے۔تم کوشک ہوتوان مدت تین مہینے ہے۔اور جن کوابھی تک حیض نہیں آیا۔(اورانکی بھی تین مہینے ہے) اور جوکوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔تووہ اس کے کام میں آسانی پیدا کردے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔جواس نے تمھاری طرف نازل کیا ہے۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا ۔تووہ اس کے گناہ معاف کردے گا۔اوراس کو بڑا اجردے گا۔ان مطلقہ عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق رہائش دو۔جہاں تم خود رہتے ہو۔اورانہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو۔اوراگروہ حاملہ ہوں۔تووہ بچہ پیدا ہونے تک ان پرخرچ کرتے رہو۔پھروہ اگرتھارے لیے بچے کودودھ پلائیں۔توان کوان کی اجرت دو۔اورآپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرو۔اوراگرتم آپس میں سختی کروگے۔تواسکوکوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔جس کا رزق تنگ ہو۔وہ اسی میں سے خرچ کرے۔اس میں سے جواللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا۔مگراسی قدر جتنااس کودیا ہے۔اللہ تعالیٰ عن قریب تنگی کے بعد فراخی عطا کرے گا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مطلقہ عورتوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کررہے ہیں۔اور مطلقہ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔تووہ اس کے کام میں آسانی پیدا کردے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔جواس نے تمھاری طرف نازل کیا ہے۔اور جوکوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔تووہ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔اوراس کو بڑا اجردے گا۔ان مطلقہ عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق رہائش دو۔جہاں تم خود رہتے ہو۔اورانہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو۔اوراگروہ حاملہ ہوں۔تو وہ بچہ پیدا ہونے تک ان پرخرچ کرتے رہو۔پھروہ اگرتھارے لیے بچے کودودھ پلائیں۔توان کوان کی اجرت دو۔اورآپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرو۔اوراگرتم آپس میں سختی کروگے۔تواسکوکوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔جس کا رزق تنگ ہو۔وہ اسی میں سے خرچ کرے۔اس میں سے جواللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا۔مگراسی قدر جتنااس کودیا ہے۔اللہ تعالیٰ عن قریب تنگی کے بعدفراخی عطا کرے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ طلاق دینے کے بعد بعد عورت کواللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔کہ اپنے بھائی یاباپ کے گھرپرچلی جاؤ۔بلکہ طلاق دینے کے بعد بھی شوہراسکی رہائش کا بندبست کریگا۔اگر عورت حمل سے ہے تو بچہ پیدا ہونے تک ساراخرچ کرے گا۔پھرعورت کواس وقت تک پیسے دے گا۔جب تک وہ بچے کودودھ پلائے۔اگر آپس میں رنجش کے باعث دودھ نہ پلانا چاہے۔توکسی اور عورت سے دودھ بچے کوپلوائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے غورکیا کہ طلاق کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کواچھے طریقے سے آپس میں مشورہ کرنے کی تلقین کی۔۔ہمارے معاشرے میں طلاق ہونے کے ساتھ ہی شوہر سے بات کرنے پراس طرح پابندی لگائی جاتی ہے۔اوراللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کی جاتی ہے۔یہاں تک کہ پورے پورے خاندان ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے

ہیں۔کیا یہ جولوگ اتنی سختیاں تجویز کرتے ہیں۔یہ کیوں اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ شادی کے بعد لڑکی کو ماں باپ کے گھر کا راستہ ہرگز نہیں دکھایا گیا۔ بلکہ طلاق کے بعد رہائیش کی زمہ داری بھی شوہر کی زمہ داری ہے۔جو اس کی رہائیش کا بندوبست کرے گا۔

سورہ نساء آیات 19 تا 21 پارہ 4

اے ایمان والو تمھارے لیے یہ حلال نہیں۔کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو۔اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔کہ جو کچھ تم نے انہیں دے چکے ہو۔اس میں سے واپس لے لو۔سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔اوران کے ساتھ مناسب طریقے سے رہو۔اگر تم انہیں نہیں چاہتے۔تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو نا پسند کرو۔اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھارے لیے اور بھلائی رکھ دے۔اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو۔اور تم نے اسکو ایک دولت کا انبار دے رکھا ہو۔تو بھی اس میں سے واپس کچھ نہ لو۔تو کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ سے اس کو لینا چاہتے ہو۔اور تم کیسے لے سکتے ہو اس کو۔جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ عورتوں کو طلاق دینے کی صورت میں ہدایت دے رہے ہیں۔

اے ایمان والو تمھارے لیے یہ حلال نہیں۔کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو۔اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔کہ جو کچھ تم نے انہیں دے چکے ہو۔اس میں سے واپس لے لو۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ مرد کو حکم دے رہے ہیں۔کہ مرد اپنے دیے ہوئے میں سے واپس نہیں لے سکتا۔

سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔اوران کے ساتھ مناسب طریقے سے رہو۔اگر تم انہیں نہیں چاہتے۔تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو نا پسند کرو۔اور اللہ تعالیٰ اس میں تمھارے لیے اور بھلائی رکھ دے۔اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو۔اور تم نے اسکو ایک دولت کا انبار دے رکھا ہو۔تو بھی اس میں سے واپس کچھ نہ لو۔تو کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ سے اس کو لینا چاہتے ہو۔اور تم کیسے لے سکتے ہو اس کو۔جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ مرد کو حکم دے رہے ہیں۔کہ طلاق دینے کی صورت میں مرد عورت سے کچھ واپس نہیں لے سکتا۔چاہے وہ دولت کا ایک انبار ہی کیوں نہ ہو۔

سورہ طلاق آیات 1 تا 2 پارہ 28

اے نبی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو۔تو طلاق ان کی عدت کے شروع میں دو۔اور عدت کا حساب رکھو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جو تمھارا رب ہے۔اُن کو اپنے گھروں سے نہ نکالو۔اور نہ وہ خود نکلیں۔سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کریں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بہتری پیدا کر دے۔پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کر دو۔یا اچھے طریقے سے روک لو۔اور اپنے میں سے دو انصاف پسند گواہ لو۔اور گواہی کو اللہ تعالیٰ کے لیے قائم کرو۔ان باتوں سے ان کو نصیحت حاصل ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔

خواتین واحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ کے زریعے بیوی کو طلاق دینے کے بعد اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔کہ اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو۔اور نہ وہ خود نکلیں۔سوائے اس کے کہ وہ واضح بے حیائی کی مرتکب ہوں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدوں سے نکلے گا۔تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بہتری پیدا کر دے۔پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچیں۔تو ان کو اچھے طریقے سے جدا کر دو۔یا اچھے طریقے سے روک لو۔اور اپنے میں سے دو انصاف پسند گواہ لو۔اور گواہی کو اللہ تعالیٰ کے لیے قائم کرو۔ان باتوں سے ان کو نصیحت حاصل ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔

سورہ البقرہ آیات 224 تا 225 پارہ 2

اور اللہ تعالیٰ کی قسموں کو اپنی آڑ نہ بناوٗ۔ کہ لوگوں کے درمیان بھلائی اور پرہیز گاری اور اصلاح سے رک جاوٗ۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری فضول قسموں پر تم کو نہیں پکڑے گا۔ لیکن تمھاری ان قسموں پر ضرور پکڑے گا۔ جو تمھارے دلوں نے ارادہ کیا ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فضول قسموں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ جو لوگ عموماً غصے میں کھاتے ہیں۔ کہ میں ان کی مدد نہیں کروں گا۔ یا اصلاح نہیں کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ایسی قسموں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ کہ اس پر اللہ تعالیٰ تمھیں نہیں پکڑے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کی قسموں کو اپنی آڑ نہ بناوٗ۔ کہ لوگوں کے درمیان بھلائی اور پرہیز گاری اور اصلاح سے رک جاوٗ۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھاری فضول قسموں پر تم کو نہیں پکڑے گا۔ لیکن تمھاری ان قسموں پر ضرور پکڑے گا۔ جو تمھارے دلوں نے ارادہ کیا ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

سورہ البقرہ آیت 226 تا 227 پارہ 2

اُن کے لیے جو اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں۔ چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر وہ اگر اس دوران رجوع کر لیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اگر وہ طلاق دینے کا پکا ارادہ کر لیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں قسم کے بارے میں اللہ تعالیٰ تفصیل بتا رہے ہیں۔ اُن کے لیے جو اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں۔ چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر وہ اگر اس دوران رجوع کر لیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 228 پارہ 2

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہو۔ وہ اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور ان کے لیے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اس چیز کو چھپائیں۔ جو ان کے پیٹ میں ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اگر وہ اس مدت میں اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو ان کے خاوند ان کو زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق اسی طرح مردوں پر ہیں۔ جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ایک درجہ فضیلت دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں طلاق دینے کے بعد کی صورت حال بیان کی گئی ہے۔

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہو۔ وہ اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور ان کے لیے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اس چیز کو چھپائیں۔ جو ان کے پیٹ میں ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اگر وہ اس مدت میں اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو ان کے خاوند ان کو زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق اسی طرح مردوں پر ہیں۔ جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ایک درجہ فضیلت دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں مرد کے ایک درجہ فضیلت کی بات کی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے۔ کہ وہ اپنا مال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک میں شادی کے سارے اخراجات کا زمہ دار شوہر کو بنایا گیا ہے۔ کہ وہ شادی کے تمام اخراجات کریگا۔ پھر اس پر مہر کا حق بھی ہے۔ پھر طلاق کی صورت میں رہائیش دینے کی زمہ داری بھی ہے۔ پھر بچے کی زمے داری بھی ہے۔ پھر طلاق کی صورت میں اگر مرد نے ایک بہت بڑا خزانہ بھی عورت کو دیا ہو۔ تو وہ بھی واپس نہ لینے کا حکم ہے۔ پھر مرد کی وراثت میں بھی حقدار ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مرد کو ہر طرف سے عورت پر خرچ کرنا ہے۔ اس لیے خرچے کی بنیاد پر ایک درجے کی فضیلت دی گی۔ چونکہ عورت کو ہر طرح سے مرد آرام پہنچاتا ہے۔ اور قربانیاں دیتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ایسے مرد کو ایک درجے کی فضیلت دی۔ البتہ اللہ تعالیٰ غریب مرد کو شادی نہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور صبر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ البتہ گناہ میں پڑنے کے خوف کی وجہ سے لونڈی کے ساتھ شادی کی اجازت دیتا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کسی مشرک یعنی فرقہ پرست سے شادی نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور ان کے بجائے کسی مومن لونڈی یا غلام کے ساتھ شادی کا حکم دیتے ہیں۔ مومن کا مطلب قرآن پاک کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ جبکہ مشرک یعنی فرقہ پرست اپنے فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت229پارہ 2

طلاق تو دو مرتبہ کی ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لیا جائے۔ یا بھلائی کے ساتھ اور احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمھارے لیے یہ جائز نہیں۔ کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو۔ اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ مگر اس صورت میں جب تم دونوں کو خوف ہو۔ کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود نہ قائم رکھ سکیں گے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ اس سے باہر نہ نکلو۔ جو کوئی اس کی حدوں سے نکلے گا۔ وہی ظالم ہوں گے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں طلاق دینے کے بارے میں حکم ہے۔ کہ مرد نے اسے جو دیا ہے وہ واپس نہ لے مگر اگر وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہیں رکھ سکتے۔ تو عورت دے دلا کر یعنی معاوضہ دے کر طلاق لے سکتی ہے۔ ایسی صورت میں نہ مرد پر کوئی گناہ ہے اور نہ عورت پر۔

خواتین حضرات

ایسی صورت حال ہمارے ہاں تب ہوتی ہے جب خاتون شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے۔ تب عورت کو معاوضہ دے کر طلاق لینی ہوگی۔ اگر چہ اس طرح کی صورت حال میں بھی اللہ تعالیٰ نے شوہر کو اپنا مال واپس نہ لینے کی تلقین کی ہے۔ ذرا آیت میں دوبارہ غور کرتے ہیں۔ طلاق تو دو مرتبہ کی ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لیا جائے۔ یا بھلائی کے ساتھ اور احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمھارے لیے یہ جائز نہیں۔ کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو۔ اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ مگر اس صورت میں جب تم دونوں کو خوف ہو۔ کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حدود نہ قائم رکھ سکیں گے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ اس سے باہر نہ نکلو۔ جو کوئی اس کی حدوں سے نکلے گا۔ وہی ظالم ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوں گے۔ اگر ہم غور کریں۔ تو یہ اس میں سے واپس کرنا ہے۔ جو مرد نے اسے دیا تھا۔ یہ معاوضہ ہے۔

سورہ البقرہ آیت 231 پارہ2

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو۔ تو جب وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں۔ اور ان کی مدت پوری ہو جائے۔ تو ان کو اچھے طریقے سے روک لو۔ یا مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں تنگ کرنے کے لیے روکے نہ رکھو۔ تا کہ تم سختی کرو۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو جو اُس نے تم پر کی ہے۔ اور وہ جو اُس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ تا کہ تمھیں اس سے نصیحت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ شوہر کو طلاق دینے کے بعد کے آداب سمجھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو۔ تو جب وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں۔ اور ان کی مدت پوری ہو جائے۔ تو ان کو اچھے طریقے سے روک لو۔ یا مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔ اور انہیں تنگ کرنے کے لیے روکے نہ رکھو۔ تا کہ تم سختی کرو۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو جو اُس نے تم پر کی ہے۔ اور وہ جو اُس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ تا کہ تمھیں اس سے نصیحت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ جو عورت کو تنگ کرنے کے لیے روکے گا۔ اور سختی کرے گا۔ تو وہ اپنی جان پر ظلم کریگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو جو اُس نے تم پر کی ہے۔ اور وہ جو اُس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ تا کہ تمھیں اس سے نصیحت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیت232پارہ2

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو۔ اور وہ اپنی مدت ختم کر لیں۔ تو پھر ان کو اس سے نہ روکو۔ کہ وہ باہمی رضا مندی سے اپنے شوہر سے دستور کے مطابق نکاح کر لیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ تمھارے لیے پاکیزگی اور صفائی کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں عورتوں کو طلاق دینے کے بعد کی صورت حال بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو۔ اور وہ اپنی مدت ختم کر لیں۔ تو پھر ان کو اس سے نہ روکو۔ کہ وہ باہمی رضا مندی سے اپنے شوہر سے دستور کے مطابق نکاح کر لیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ تمھارے لیے پاکیزگی اور صفائی کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔

خواتین حضرات

یاد رہے کہ شوہر اسے کہتے ہیں۔ جس سے عورت کا نکاح ہوا تھا۔ اور جس نے اسے طلاق دی۔ اب دوبارہ اسی سے ہی نکاح کی بات اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ کہ لوگ اب ان کو نہ روکیں۔ یہ تمھارے لیے پاکیزگی اور صفائی کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے۔

سورہ البقرہ آیت 233 پارہ 2

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں اور والد پر ان کے مناسب کھانے اور کپڑے کا مناسب انتظام ہے۔ کسی کو اس کی بساط سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے یا باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے۔ اور یہی وارثوں کے لیے بھی ہے۔ پھر اگر وہ دونوں رضامندی سے دودھ چھڑانا چاہیں۔ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم کسی اور عورت سے دودھ پلانا چاہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ تم نے دستور کے مطابق جو دینا مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور علم رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو تم کرتے ہو۔ خوب دیکھتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرد کو دو سال تک بچے اور بیوی کے کھانے پینے اور کپڑے کا زمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں۔ کہ کسی کو تکلیف نہ دی جائے۔ اگر طلاق شدہ مرد اور بیوی دونوں اپنی رضامندی سے دودھ چھڑانا چاہیں۔ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم کسی اور عورت سے دودھ پلانا چاہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ تم نے دستور کے مطابق جو دینا مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور علم رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو تم کرتے ہو۔ خوب دیکھتا ہے۔

خواتین حضرات

یہی حکم وارثوں کے لیے ہے۔ یعنی بچے کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ دی جائے۔ نہ ماں کو نہ باپ کو۔ اور یہ فیصلہ رضامندی کے ساتھ میاں بیوی کرے۔

سورہ البقرہ 234 پارہ 2

اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں۔ وہ چار ماہ دس دن تک رکی رہیں۔ پھر جب وہ یہ مدت پوری کر لیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ وہ اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں شوہر کے مرنے کی عدت مقرر کی جا رہی ہے۔ یعنی چار مہینہ اور دس دن۔ اس کے بعد عورت اپنے بارے میں آزادی سے فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ اب اس کا اگلا قدم کیا ہو گا۔ یعنی اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے میں خود مختار ہو گی۔

سورہ احزاب آیات 29 پارہ 21

اے ایمان والو۔ جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ۔ اور انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ تو تمھارے لیے ان کے زمے کوئی عدت نہیں۔ کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ تو انہیں کچھ فائدہ دے کر اچھی طرح رخصت کرو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ اے ایمان والو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو۔ اور اس کی اطاعت کرنے والو جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ۔ اور انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ تو تمھارے لیے ان کے زمے کوئی عدت نہیں۔ کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ تو انہیں کچھ فائدہ دے کر اچھی طرح رخصت کرو۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ایسی عورتوں پر کوئی عدت نہیں ہے۔

سورہ البقرہ آیات 235 تا 237 پارہ 2

تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو۔ جبکہ تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔ اور ان کا مہر بھی کچھ مقرر نہ ہو۔ اور انہیں اپنی طاقت کے مطابق کچھ سامان دے دو اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ وسعت والا اپنی طاقت کے مطابق اور مفلس اپنی طاقت کے مطابق۔ کچھ سامان دستور کے مطابق دے۔ احسان کرنیوالوں پر حق ہے۔ اور اگر تم ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ جو انکا مہر مقرر کر چکے ہو۔ ان کے لیے آدھا مہر ہے۔ جو تم نے اس کا مقرر کیا تھا۔ البتہ اگر عورتیں خود معاف کرنا چاہیں۔ یا وہ جس

کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔اور اگر تم درگزر کرو تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔اور آپس میں ایک دوسرے پر فضل کرنا نہ بھلاؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ان عورتوں کے بارے اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کر رہے ہیں۔جن کا نہ تو مہر مقرر ہو۔اور نہ ہی شوہر نے اسے ہاتھ لگایا ہو۔ایسی عورت کو بھی طلاق دینے کی صورت میں مرد اسے خالی ہاتھ رخصت نہیں کریگا۔ بلکہ ہر مرد اپنی بساط کے مطابق دے گا۔یہ احسان کرنے والے لوگوں پر حق ہے۔اگر ان کا مہر مقرر ہے۔اور شوہر نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی۔تو آدھا مہر دینا پڑے گا۔

خواتین حضرات

ایسا ہمارے ہاں اس وقت بھی ہوتا ہے۔جب منگنی کے بجائے نکاح کر دیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں طلاق دینے پر بھی آدھا مہر دینا پڑے گا۔یا پھر خاتون معاف کر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یا وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔یعنی مرد۔اور اگر تم درگزر کرو۔تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔اور آپس میں ایک دوسرے پر فضل کرنا نہ بھلاؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرد کو درگزر کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔یعنی مہر دینے کا حکم دے رہے ہیں۔ یعنی یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔اور آپس میں ایک دوسرے پر فضل کرنا نہ بھلاؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

خواتین حضرات

فضل پیسے کے لین دین کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور آپس میں ایک دوسرے پر فضل کرنا نہ بھلاؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 200 پارہ 4

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوتے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔اے میرے رب تو نے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔تو پاک ہے۔بس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔اے میرے رب جس کو تو نے جہنم میں داخل کر دیا۔تو تو نے اُسے زلیل کر دیا۔اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔اور جنہیں میرے راستے میں تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔ یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کر دوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔

اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔نیز اور اس سے پہلے جو کتابیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔ایمان رکھتے ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم

کامیاب ہو جاؤ۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو رسول ﷺ کی دعوت کی وجہ سے اپنے رب پر ایمان لے آئے۔یہ وہ لوگ ہیں ۔جو قرآن پاک پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر نہیں بیچتے۔انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔پھر اللہ تعالیٰ لوگوں دوسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

جنہیں میرے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کر دوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا ۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کی تیسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے ۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین حضرات

نوٹ کریں۔کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی تعلیمات مرد اور عورت دونوں لوگوں تک پہنچائیں گے۔ایسے لوگوں کو جو تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔اصل عذاب تو ان نام نہاد مفسروں پر قیامت والے دن آئے گا۔کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔اور ہم پر بھی آئے گا۔کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ اور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔تا کہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے۔

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ااور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔تمھاری مائیں نہیں بنایا۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری

انہیں مشرک کہتی ہے۔کافر کہتی ہے۔مرتد کہتی ہے۔ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔اور گمراہ کہتی ہے۔اور جہنمی کہتی ہے۔اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابرہیمؑ نے بھی سچ بولا۔اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابرہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنا دین بنا لیا ہے۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے شرع مقرر کر دی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں یعنی نافرمانوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین کے بارے میں آیات

سورہ مجادلہ آیات 1 تا 5 پارہ 28

بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی شکایت سن لی۔جو اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی۔اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں۔وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔اور بے شک وہ ایک نامعقول بات جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو مائیں کہہ بیٹھیں۔پھر اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں۔اس سے جو وہ کہہ چکے۔تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔یہ اس لیے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔اور جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔پھر جو کوئی غلام نہ پائے۔ تو ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے مسلسل لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔پھر اگر کسی میں یہ طاقت بھی نہ ہو۔تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے۔کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں۔اور کافروں کو لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو بے ہودہ گفتگو سے کتنی سخت نفرت ہے۔اور اس انسان پر کس قدر غصہ آتا ہے جو بیوی کو ماں کہہ کر ماں کے نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔حالانکہ دونوں الگ الگ رشتے ہیں۔اور دونوں کا الگ الگ مقام ہے۔مگر ماں کے مقدس رشتے پر آنچ آئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بلکل پسند نہیں۔ان آیات میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے۔کہ ایسی بے ہودہ گفتگو کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی سزائیں سنائیں۔

آئیں اب دیکھتے ہیں۔کہ یہ آیات منسوخ کیسے ہوئیں۔

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔اور آپ کا رب کافی وکیل ہے

۔اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے ۔اور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔تمھاری مائیں نہیں بنایا۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ بغیر سوچے سمجھے اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں۔کسی منہ بولے بچے کا تعارف باپ بن کر کراتے ہیں۔یا اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں ۔اس طرح کی بیہودہ جھوٹی باتیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے البتہ جو لوگ غلطی سے کریں۔تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ البتہ جو لوگ دلی ارادے سے اس طرح کی باتیں کریں گے۔تو وہ گناہ گار ہوں گے ۔

سورہ نور آیت 34 پارہ 18

اور بے شک ہم نے تمھاری طرف واضح دلائل والی آیات نازل کیں ہیں۔اور ان لوگوں کی مثالیں ہیں۔جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔اور یہ پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک میں پہلے لوگوں کی مثالیں ہیں۔جو قیامت تک پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔

سورہ نور آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 18

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔اپنی روشنی یعنی قرآن پاک کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین کے پردے کے بارے میں آیات اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر نہ پہنیں۔۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر پہن لیں۔اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر نہ پہنیں۔۔

اس ایت میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ پہن لیں اور اپنی نظروں کو نیچی رکھیں۔۔باقی اللہ تعالیٰ نے تفسیر بتائی ہے کہ کن لوگوں کے سامنے دوپٹہ وغیرہ پہننے کی ضرورت نہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والی ان عورتوں کے پردے کے بارے میں بتایا۔۔۔جو مالکہ ہوں جس کے ماتحت مرد عورت کام کرتے ہوں۔۔۔۔۔البتہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے کہا۔کہ زمین پر پاوں مار کر نہ چلیں۔یعنی غرور و تکبر سے نہ رہیں۔۔یعنی اپنی اوقات میں رہیں۔

آیات دیکھیں

سورہ نور ایت 31 اور 32 پارہ 18

ترجمہ

اور آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے از خود ظاہر ہو جائے اور وہ اپنی

اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پرڈالے رہیں اوراپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں مگراپنے شوہروں کے یا اپنے باپ دادا کے یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنی مالا زمہ یعنی مامللکت ایمانھم یا اپنے خادموں کے یا تابع رہنے والے مرد جوشہوت والے نہ ہوں یاان بچوں کے لیے جوعورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں اوروہ اپنے پاؤں زور سے زمین پر نہ ماریں کہ ان کی وہ زینت جسے وہ چھپاتی ہیں معلوم ہو۔اوراے مؤمنو! تم سب مل کراللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو۔تاکہ تم فلاح پاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مردوں اور عورتوں کو آداب سکھائے گئے ہیں۔ جوگھر سے باہر نکلنے پران پر عائد ہوتے ہیں۔

سورہ احزب آیت 59 پارہ 22

اے نبی ﷺ کہہ دو اپنی بیویوں اوراپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ وہ اپنے اوپر چادروں کے پلولٹکالیا کریں۔اس طرح ان کی پہچان میں آسانی ہوجائے گی ۔اورانہیں تکلیف نہ دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول سے فرمارہے ہیں۔کہ اے نبی کہہ دو اپنی بیویوں اوراپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ وہ اپنے اوپر چادروں کے پلولٹکالیا کریں۔اس طرح ان کی پہچان میں آسانی ہوجائے گی۔اورانہیں تکلیف نہ دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اس آیت میں نہ منہ کا ذکر ہے اورنہ سر کا ذکر ہے۔یادرہے کہ اللہ تعالیٰ کو سرکی عربی بھی آتی ہے اور چہرے کی بھی۔اوراللہ تعالیٰ کوئی بات بھولنے والا بھی نہیں ہے۔البتہ عورتوں کی اپنی مرضی ہے ۔کہ وہ اپنے سر یا چہرے کو چھپانا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانا ہوگا۔جھوٹ گھڑنا ہوگا۔

سورہ نور آیت 60 پارہ 18

اور بیٹھنے والی عورتیں جو نکاح کی توقع نہیں رکھتی۔اگر وہ اپنے کپڑے اُتاردیں۔توان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اگر احتیاط کریں توان کے لیے بہتر ہے ۔اوراللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اور بیٹھنے والی عورتیں یعنی جن کو باہر نہ جانا ہو۔بڑی عمر کی عورتیں جو نکاح کی توقع نہیں رکھتی۔اگر وہ اپنے کپڑے اُتاردیں۔توان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ یعنی ستر والی جگہ کو چھپایا جائے۔اگر احتیاط کریں توان کے لیے بہتر ہے۔اوراللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

س آیت سے ثابت ہوا کہ بڑی عمر والی عورتیں اس حکم میں شامل ہیں۔اگر احتیاط کریں۔توان کے لیے بہتر ہے۔ یعنی لازمی نہیں کہ وہ ضرور کپڑے اُتاریں۔اوراللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔یعنی ایسا کام کرنے میں احتیاط بہتر ہے

سورہ توبہ آیات 71 تا 72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں ۔اوراللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اوران لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کررکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اوران سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔جو مومن ہیں یعنی جو ایمان لائیں گے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یعنی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور یہ لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں ۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اوران لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس سب کچھ تو ہوگا۔مگر سب سے بڑی چیز جو ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کا مطلب ہے۔مومن بننا یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

ہم جنس پرستی کے بارے میں آیات

اب آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنے والی ہوں ان میں ہم جنس پرستی کی سزا سنائی گئی ہے۔مگر ساتھ ہی توبہ کرنے والے کو معافی کی نوید سنائی گئی ہے۔

سورہ نساء آیات 15 تا22 پارہ 4

اور تمھاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں۔تو ان پر چار آدمیوں کی گواہی لے لو۔پھر اگر وہ ان پر گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو۔یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے۔یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نکال دے۔

اور تم میں سے جو دو مرد ایسا کام کریں۔تو دونوں کو سزا دو اور اگر توبہ کرلیں۔اور اپنی اصلاح کرلیں۔تو پھر ان کو چھوڑ دو۔بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے جو برا کام نادانی سے کریں اور جلد ہی توبہ کو لیں۔بس یہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اور ان لوگوں کے لیے توبہ نہیں ہے جو برے کام کرتے رہیں اور یہاں تک جب ان کی موت آجائے۔تو وہ کہے کہ میں نے اب توبہ کرلی۔اسی طرح ان لوگوں کے لیے جو کفر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مرجاتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔اے ایمان والو تمھارے لیے یہ حلال نہیں ہے۔کہ تم عورتوں کے وارث زبردستی بن بیٹھو۔اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو۔اس کا کوئی حصہ واپس لے لو۔سوائے اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کریں۔اور ان کے ساتھ مناسب طریقے سے زندگی گزارو۔پھر اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو۔تو ممکن ہے کہ تم ان کی ایک چیز کو ناپسند کرو۔اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو تو اور تم نے اسے ایک ڈھیروں مال دے رکھا ہو۔تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ کر کے لینا چاہتے ہو۔اور تم ان سے کیسے لے سکتے ہو۔جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمھارے باپ پہلے نکاح کر چکے ہوں جو ہو چکا وہ ہو چکا۔یہ بات بڑی ہی بے حیائی اور غضب اور برا دستور ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہم جنس پرستی سے اپنی نفرت کی انتہا بتا رہے ہیں یہ وہ گناہ جس میں لوطؑ کی قوم مبتلا تھی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سرکش ہوگئی تھی۔جنھوں نے لوطؑ کے بے حد سمجھانے پر بھی اپنی اصلاح نہ کی۔اور اللہ تعالیٰ کو ناراض پر ناراض کیا۔تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیج دیا تھا۔جبکہ لوطؑ اور ایمان والے لوگوں کو بچا لیا تھا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور تمھاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں۔تو ان پر چار آدمیوں کی گواہی لے لو۔پھر اگر وہ ان پر گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو۔یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے۔یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نکال دے۔

خواتین وحضرات

اور تم میں سے جو دو مرد ایسا کام کریں۔تو دونوں کو سزا دو۔اور اگر وہ توبہ کرلیں۔اور اپنی اصلاح کرلیں۔تو پھر ان کو چھوڑ دو۔بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے جو برا کام نادانی سے کریں اور جلد ہی توبہ کو لیں۔بس یہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اور ان لوگوں کے لیے توبہ نہیں ہے۔جو برے کام کرتے رہیں اور یہاں تک جب ان کی موت آجائے۔تو وہ کہے کہ میں نے اب توبہ کرلی۔اسی طرح ان لوگوں کے لیے جو کفر یعنی کسی فرقے پر مرجاتے ہیں۔ان لوگوں کی بھی توبہ نہیں ہے۔جو ایمان لانے کے بغیر مرجائیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔اے ایمان والو تمھارے لیے یہ حلال نہیں ہے۔کہ تم عورتوں کے وارث زبردستی بن بیٹھو۔اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو۔کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو۔اس کا کوئی حصہ واپس لے لو۔سوائے اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کریں۔اور ان کے ساتھ مناسب طریقے سے زندگی گزارو۔پھر اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو۔تو ممکن ہے کہ تم ان کی

ایک چیز کو ناپسند کرو۔اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو تو اور تم نے اسے ڈھیروں مال دے رکھا ہو۔تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ کر کے لینا چاہتے ہو۔اور تم ان سے کیسے لے سکتے ہو۔جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمھارے باپ پہلے نکاح کر چکے ہوں جو ہو چکا وہ ہو چکا۔یہ بات بڑی ہی بے حیائی اور غضب اور برا دستور ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث نہ بنو۔اس کے علاوہ صرف اس صورت میں عورتوں کو دیے ہوئے مال میں سے واپس رکھنے کی اجازت دی ہے۔جب وہ کھلم کھلا بے حیائی کریں۔اس کے علاوہ مرد اپنی بیوی کو دیے ہوئے میں واپس لینے کا اختیار نہیں رکھتا۔اگر بیوی کو چھوڑنے کا ارادہ ہو۔تو اس صورت میں مرد کو کیا کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اگر تمھارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو تو اور تم نے اسے ایک ڈھیروں مال دے رکھا ہو۔تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔کیا تم اس پر بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ کر کے لینا چاہتے ہو۔اور تم ان سے کیسے لے سکتے ہو۔جبکہ تم ایک دوسرے کے قریب رہ چکے ہو۔اور وہ تم سے سخت اقرار لے چکی ہیں۔اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمھارے باپ پہلے نکاح کر چکے ہوں جو ہو چکا وہ ہو چکا۔یہ بات بڑی ہی بے حیائی اور غضب اور برا دستور ہے۔

خواتین کے بارے میں آیات

سورہ نساء آیات 4 تا 6 پارہ 4

۔اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش سے دے دیا کرو۔پھر اگر وہ اپنی رضامندی سے تمھیں اس میں سے کچھ دیں۔تو اس کو کھاؤ۔مزے سے سیر ہو کر کھاؤ۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو۔حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں ہوصلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو۔اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھا جاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو وہ مناسب طور پر کھائے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ معاشرے کے یتیموں کے بارے میں فرماتے ہیں۔یعنی یتیم عورتوں اور بچوں کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش سے دے دے دیا کرو۔پھر اگر وہ اپنی رضامندی سے تمھیں اس میں سے کچھ دیں۔تو اس کو کھاؤ۔مزے سے سیر ہو کر کھاؤ۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو۔حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو۔اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھا جاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو وہ مناسب طور پر کھائے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ان آیات میں تنگ دست آدمی تو یتیم کے مال سے مناسب طور پر کھا سکتا ہے۔جبکہ دولت مند انسان اس بات سے بچے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 133 تا 136 پارہ 4

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔جو لوگ خوش حالی اور اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر لیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کر سکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پرہیز گار لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والو کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔جو لوگ خوش حالی اور اور تنگی میں

خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر لیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔ پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کر سکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔یہ احسان کرنے والے لوگوں کی مکمل تعریف ہے۔

سورہ نساء آیات 135 پارہ 5

اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔اگر چہ وہ تمھاری اپنے نفسوں یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔اگر ان میں کوئی امیر ہے یا غریب ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا زیادہ خیر خواہ ہے۔ پھر اپنے خواہشات کی اطاعت میں کہیں انصاف سے ہٹ نہ جاؤ۔اور اگر تم غلط بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبر دار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔انصاف پر قائم رہو۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔اگر چہ وہ تمھاری اپنے نفسوں یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔اگر ان میں کوئی امیر ہے یا غریب ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا زیادہ خیر خواہ ہے۔ پھر اپنے خواہشات کی اطاعت میں کہیں انصاف سے ہٹ نہ جاؤ۔اور اگر تم غلط بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبر دار ہے.

خواتین وحضرات!

ہمیں گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے سبق کو نہیں بھولنا چاہیے۔مگر مجھے افسوس ہے۔کہ لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات کے لیے گواہی دینی پڑے تو اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلے پر اپنے فرقوں کے لیے گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔لعنت ہے ان کی زندگی پر ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس منہ سے جائیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہمیں زندگی میں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہی دینی چاہیے۔

خواتین کے بارے میں آیات

سورہ نساء آیات 4 تا 6 پارہ 4

۔اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش سے دے دیا کرو۔پھر اگر وہ اپنی رضا مندی سے تمھیں اس میں سے کچھ دیں۔تو اس کو کھاؤ۔مزے سے سیر ہو کر کھاؤ۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں ہوصلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کر دو۔اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھا جاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو وہ مناسب طور پر کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنا لو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ معاشرے کے یتیموں کے بارے میں فرماتے ہیں۔یعنی یتیم عورتوں اور بچوں کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش سے دے دے دیا کرو۔پھر اگر وہ اپنی رضا مندی سے تمھیں اس میں سے کچھ دیں۔تو اس کو کھاؤ۔مزے سے سیر ہو کر کھاؤ ۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو۔حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کر دو۔اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھا جاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو وہ مناسب طور پر کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنا لو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ان آیات میں تنگ دست آدمی تو یتیم کے مال سے مناسب طور پر کھا سکتا ہے۔جبکہ دولت مند انسان اس بات سے بچے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنا لو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ غریب مرد کو نکاح کی اجازت نہیں دیتے۔۔

سورہ نور آیت 33 کا پہلا حصہ پارہ 18

اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔انہیں چاہیے کہ وہ پاک دامن رہیں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ غریب مرد کو شادی نہ کرنے کا حکم دے رہیں ہیں۔اور پاک دامن رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔جب تک کہ وہ خوش حال نہیں ہو جاتا۔ اس کا مطلب ہے۔کہ غربت میں لا کر کسی عورت کو زلیل نہ کیا جائے۔آزاد عورت تو بہت دور کی بات ۔کیا ایک آزاد عورت پر ظلم نہیں ہے۔کہ وہ ایک امیر گھرانے سے غریب گھرانے میں آ کر ساری زندگی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے زلیل وخوار ہوتی رہے

خواتین کے بارے میں آیات

آئیں اس بارے میں تفصیل جانتے ہیں۔یاد رہے کہ یہ فیصلہ قیامت تک چلے گا۔

سورہ الممتحنہ آیات 10 تا 11 پارہ 28

اے ایمان والو۔جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں۔تو پہلے ان کا امتحان لو۔اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔پھر اگر تم کو ان کے ایمان معلوم ہو جائے۔تو انہیں کافروں کو واپس نہ لوٹاؤ۔نہ وہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں۔اور نہ وہ مرد ان کے لیے حلال ہیں۔جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو۔جب تم ان کے مہران کو دے دو۔اور جو کافر عورتیں ہیں تم ان سے تعلقات نہ رکھو۔اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے۔وہ ان کافروں سے لے لو۔اور وہ کافر بھی مانگ لیں۔جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔وہ تمھارے درمیان فیصلے کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑی علم والا حکمت والا ہے۔اور اگر تمھاری عورتوں میں سے کوئی عورت کافروں میں رہ جائے۔تو غنیمت سے لے لو۔ان کو اس مال سے اتنا دے دو۔جتنا کہ انہوں نے ان پر خرچ کیا تھا۔اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو۔ جس پر تمھارا ایمان ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کافر اور ایمان والی عورتوں کے بارے میں فیصلہ کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔اے ایمان والو۔جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں۔تو پہلے ان کا امتحان لو۔اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔پھر اگر تم کو ان کے ایمان معلوم ہو جائے۔تو انہیں کافروں کو واپس نہ لوٹاؤ۔نہ وہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں۔اور نہ وہ مرد ان کے لیے حلال ہیں۔جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو۔جب تم ان کے مہران کو دے دو۔اور جو کافر عورتیں ہیں تم ان سے تعلقات نہ رکھو۔اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے۔وہ ان کافروں سے لے لو۔اور وہ کافر بھی مانگ لیں۔جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔وہ تمھارے درمیان فیصلے کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑی علم والا حکمت والا ہے۔اور اگر تمھاری عورتوں میں سے کوئی عورت کافروں میں رہ جائے۔تو غنیمت سے لے لو۔ان کو اس مال سے اتنا دے دو۔جتنا کہ انہوں نے ان پر خرچ کیا تھا۔اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو۔ جس پر تمھارا ایمان ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جب ایک مرد شادی کرتا ہے۔تو اس کے تمام تر اخراجات وہ برداشت کرتا ہے۔ان آیات سے ہمیں معلوم ہوا کہ اسلام میں جہیز کا کوئی تصور نہیں ہے۔سارے کا سارا خرچہ مرد کو برداشت کرنا پڑیگا۔اور آپ ﷺ کے زمانے میں اور آپ ﷺ سے پہلے یہی رواج تھا۔اور قرآن پاک میں بھی یہی حکم ہے۔اسی لیے عورت ہاتھ سے جانے کی صورت میں پیسہ بھی مرد وصول کرے گا۔چاہے وہ مال غنیمت سے وصول کرے یا کافروں سے وصول کرے۔

سورہ الممتحنہ آیت 12 پارہ 28

اے نبی جب مومن عورتیں آپ ﷺ کے پاس آئیں ۔تو ان باتوں پر ان سے بیعت لے لو۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔اور نہ چوری کریں گی۔اور نہ بدکاری کریں گی۔اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنائیں گی۔اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی۔تو آپ ﷺ ان سے بیعت لے لیں۔اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بخشش طلب کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول ﷺ نے ایمان والی عورتوں سے یہ وعدہ لیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔اور نہ چوری کریں گی۔اور نہ بدکاری کریں گی۔اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔اور نہ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنائیں گی۔یعنی کوئی ایسا بہتان والا کوئی کام نہیں کریں گی ۔جس کا تعلق ہاتھ یا پاؤں سے ہو۔اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی۔تو آپ ﷺ ان سے بیعت لے لیں۔اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بخشش طلب کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اس پیکج پر وعدہ کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے کہا۔کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کے ساتھ لڑائی کا حکم دیتے ہیں۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ نساء آیت 90 آخری حصہ پارہ 5

پھر اگروہ تمھیں چھوڑ دیں۔اور تم سے نہ لڑیں۔اور تمھاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں۔تو پھر اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ان کے خلاف لڑنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو فتنہ فساد اور لڑائی کی آگ بھڑکانے والے لوگوں سے کتنی نفرت ہے۔ان کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا حکم ہے۔جبکہ نہ لڑنے والے اور صلح کا پیغام بھیجنے والے کے ساتھ لڑائی کا کوئی راستہ نہیں۔یعنی لڑائی نہیں کر سکتے۔

سورہ توبہ آیت 6 پارہ 10

اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ ﷺ سے پناہ طلب کرے۔تو اس کو پناہ دیں۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لیں۔پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پر پہنچا دیں۔یہ اس لیے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ ﷺ سے پناہ طلب کرے۔تو اس کو پناہ دیں۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لیں۔پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پر پہنچا دیں۔یہ اس لیے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ پناہ مانگنے والے کو پناہ دینے کی حکم ہے۔اللہ تعالیٰ تو صرف ان لوگوں پر سختی کا حکم دیتے ہیں۔جو فساد کرنے والے اور فتنہ پسند ہوں۔

کیا ہم لوگ جو خود کو ایمان والا کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں۔اور اس کا علم رکھتے ہیں۔یا قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔کہہ دو۔کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔یہ نصیحت یعنی قرآن اُن لوگوں کے لیے ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُنکی نصیحت ہے

جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

اہل کتاب عورت سے شادی کے شرائط

سورہ المائدہ آیت 5 پارہ 6

آج تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں۔ ان لوگوں کی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ اور کتاب والوں کا کھانا تم پر حلال ہے۔ اور تمھارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے۔ اور پاک دامن عورتیں ایمان والوں میں سے اور ان لوگوں میں پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جب کہ تم ان کے مہران کو دے دو۔ اور تمھارا ارادہ ان کو نکاح میں لانے کا ہو۔ نہ کہ خواہش نفس پوری کرنے کا نہ ہو۔ اور نہ ناجائز دوستیاں بنانے کا ہو۔ اور جو کوئی ایمان کا کفر کرے۔ تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ اور پاک دامن عورتیں ایمان والوں میں سے اور ان لوگوں میں پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جب کہ تم ان کے مہران کو دے دو۔ اور تمھارا ارادہ ان کو نکاح میں لانے کا ہو۔ نہ کہ خواہش نفس پوری کرنے کا نہ ہو۔ اور نہ ناجائز دوستیاں بنانے کا ہو۔ اور جو کوئی ایمان کا کفر کرے۔ تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ پہلی کتاب والی عورتوں سے نکاح کے وقت وہی شرائط ہیں۔ جو ایمان والی عورت کے ساتھ ہیں۔ کہ ان سے نکاح کا مطلب شادی کرنا ہو۔ اور نہ دوستیاں لگانے کا۔ اب اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد جو کفر کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانے بلکہ الٹا نافرمانی کر دے۔ تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ یعنی کسی اہل کتاب عورت سے بری نیت کے ساتھ شادی کرنے والا اپنے اعمال ضائع کر لے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ یعنی جہنمی ہوگا۔

عورت کی کمائی میں عورت کا ہی حصہ ہے۔

سورہ نساء آیات 29 تا 31 پارہ 5

اے ایمان والو۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ مگر صرف آپس میں باہمی رضامندی کی تجارت سے اور ایک دوسرے کا قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا۔ تو ہم جلد ہی اس کو آگ میں ڈالیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا گیا ہے۔ پرہیز کرو۔ تو ہم ضرور تمھارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔ اور تم کو ایک باعزت مقام میں داخل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو جس چیز میں سے تم کو ایک دوسرے پر جو فضیلت دی ہے۔ اس کی تمنا نہ کیا کرو۔ مردوں کے لیے وہی حصہ ہے۔ جو وہ کمائیں۔ اور عورتوں کے لیے وہ حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جو مرد کمائیں اس میں ان کا حصہ ہے۔ اور جو عورتیں کمائیں اس میں ان کا حصہ ہے۔ اس اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ مگر صرف آپس میں باہمی رضامندی کی تجارت سے اور ایک دوسرے کا قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم

پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا۔تو ہم جلد ہی اس کو آگ میں ڈالیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے۔اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمکو منع کیا گیا ہے۔پرہیز کرو۔تو ہم ضرور تمھارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔اور تم کو ایک باعزت مقام میں داخل کریں۔

گے۔اور اللہ تعالیٰ نے تم کو جس چیز میں سے تم کو ایک دوسرے پر جو فضیلت دی ہے۔اس کی تمنا نہ کیا کرو۔مردوں کے لیے وہی حصہ ہے۔جو وہ کمائیں۔اور عورتوں کے لیے وہ حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ کوئی کسی ٹیلنٹ کی وجہ سے کسی سے حسد نہ کرے۔نہ مرد عورت سے اور نہ عورت مرد سے۔۔اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔یعنی حلال روزی مانگو۔اچھے زرائع مانگو۔بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا مال آپس کی رضا مندی کی تجارت سے استعمال کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔اور ایک دوسرے کا قتل نہ کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا۔تو ہم جلد ہی اس کو آگ میں ڈالیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے۔اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمکو منع کیا گیا ہے۔پرہیز کرو۔تو ہم ضرور تمھارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔اور تم کو ایک باعزت مقام میں داخل کریں۔

سورہ نساء آیات 35 تا 42 پارہ 5

اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔اور والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ اور اجنبی ہمسائیوں کے ساتھ اور ہم مجلسوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور ان کے جن کے تم مالک ہو احسان کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو مغرور بے جا فخر کرنے والا ہو۔

جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کی کا حکم کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے جو انہیں دے رکھا ہو۔اسے چھپاتے ہیں۔اور ہم نے ایسے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور جس کا ساتھی شیطان ہو جائے۔تو یقیناً وہ براساتھی ہے۔

اور ان کا کیا تھا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آتے۔اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے۔اور اللہ تعالیٰ ان کا خوب علم رکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔اگر کسی نے نیکی کی ہو گی۔تو اللہ تعالیٰ اسے دوگناہ کر دے گا۔اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا۔

پھر کیا ہو گا۔جب ہم ہو امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور پھر آپ ﷺ کو ان سب پر گواہ لائیں گے

تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہو گا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی اس دن چاہیں گے کہ کاش زمین ان پر ہموار کر دی جائے۔اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے۔جو رسول ﷺ نے اپنی امت کو پہنچایا۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔اور والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ اور اجنبی ہمسائیوں کے ساتھ اور ہم مجلسوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور ان کے جن کے تم مالک ہو احسان کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو مغرور بے جا فخر کرنے والا ہو۔

جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے جو انہیں دے رکھا ہو۔اسے چھپاتے ہیں۔اور ہم نے ایسے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور جس کا ساتھی شیطان ہو جائے۔تو یقیناً وہ براساتھی ہے۔

اور ان کا کیا تھا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آتے۔اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ۔اور اللہ تعالیٰ ان کا خوب علم رکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔اگر کسی نے نیکی کی ہو گی۔تو اللہ تعالیٰ اسے دوگناہ کر دے گا۔اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا۔

پھر کیا ہو گا۔جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور پھر آپ ﷺ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہو گی اس دن چاہیں گے کہ کاش زمین ان پر ہموار کر دی جائے۔اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث نہ چھپا سکیں گے۔

سورہ نساء آیات 108 تا 112 پارہ5

وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے۔ حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو مشورے کرتے ہیں۔ جس بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ سنو تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ قیامت والے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا۔ اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔ یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگایا۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے زمانے میں منافقی کی چال چل رہے تھے۔ جو رسول ﷺ کے سامنے کچھ اور ہوتے تھے اور بعد میں کچھ اور ہوتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے۔ حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو مشورے کرتے ہیں۔ جس بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ سنو تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ قیامت والے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

خواتین حضرات۔

آج بھی لوگوں کو قرآن پاک کا سچ دکھائیں تو وہ اپنے فرقے کی طرف سے لڑتے ہیں۔ یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ سنو تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ قیامت والے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔ یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگایا۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

خواتین حضرات۔

اور جن لوگوں سے گناہ سرزد ہو جائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا پائیں گے۔ اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگائے۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

سورہ نساء آیات 105 تا 116 پارہ5

بے شک ہم نے آپ پر یہ کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ تا کہ آپ ﷺ کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔ اور آپ خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور آپ ان لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنیں۔ جو اپنے آپ سے خیانت کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا گناہ گار ہو۔ وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے۔ حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو مشورے کرتے ہیں۔ جس بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ سنو تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ قیامت والے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔ یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

اور جب کسی سے خطا ہوتی ہے یا وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگایا۔ تو اس نے اپنے ہی اوپر ہی بہتان لادا۔ اور واضح گناہ کا مرتکب ہوا۔

اور اگر آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا۔ کہ آپ ﷺ کو گمراہ یعنی بے خبر کر دیں۔ یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ یعنی بے خبر کر رہے ہیں۔ اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اور آپ کو وہ سکھایا ہے۔ جو آپ کو معلوم

نہیں تھا۔اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں۔سوائے اس کے جو صدقہ کرے یا نیک بات کرے۔یا لوگوں کے درمیا صلح کرائے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کرے گا۔تو ہم اسے اجرعظیم دیں گے۔

اور جو کوئی ہدایت یعنی قرآن پاک واضح ہو جانے ے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔اور ایمان والوں کے راستے کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرے۔تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا۔اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے جو رہنے کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کس کو شریک ٹھہرایا جائے۔اور اس کے سوا جس کے لیے چاہے گا وہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہرالیا۔تو وہ گمراہ ہوکر گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک ہم نے آپ پر یہ کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔تاکہ آپ ﷺ کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے۔اس کے مطابق فیصلہ کریں۔اور آپ خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنیں۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔جس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی آیت میں جان بوجھ کر تبدیلی کرے گا۔تو اسے ظلم کہتے ہیں۔جیسے موسیٰ کی قوم نے سجدہ کرتے ہوئے توبہ کے الفاظ تبدیل کیے۔تو ان پر عذاب آ گیا۔جبکہ توبہ کے الفاظ تبدیل نہ کرنے والے احسان کرنے والے کہلائے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل کیا۔اللہ تعالیٰ کی آیت تبدیل کرنے والا ظالم ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے خیانت ہے۔ایسا انسان اللہ تعالیٰ سے کبھی بچ نہیں سکے گا۔

اور آپ ان لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنیں۔جو اپنے آپ سے خیانت کررہے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا گناہ گار ہو۔وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے۔حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو مشورے کرتے ہیں۔جس بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

سنو تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔قیامت والے دن ان کی طرف سے کون جھگڑے گا۔یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

اور جو کوئی برا عمل کرے گا۔یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ کوئی سا گناہ سرزد ہونے پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے پر اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور جو کوئی ہدایت یعنی قرآن پاک واضح ہو جانے ے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔اور ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرے۔تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا۔اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے جو رہنے کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کس کو شریک ٹھہرایا جائے۔اور اس کے سوا جس کے لیے چاہے گا وہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہرالیا۔تو وہ گمراہ ہوکر گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔

خواتین وحضرات

یاد رکھیں کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔فرقہ پرستوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

خواتین کے بارے میں آیات

ان آیات میں خواتین جو استطاعت رکھنے والی اور راستوں سے واقف ہوں گی۔ان پر اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کا حکم ہے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیم فرقہ پرستوں کے مقابلے میں لوگوں تک پہنچانا۔کیونکہ فرقہ پرست قرآن پاک کو رد کرکے صرف اپنے فرقے کی بنائی ہوئی باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کا دشمن ہے اور فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے۔وہ لوگوں تک قرآن پہنچنے نہیں دیتے۔اور روڑے اٹکاتے ہیں۔اور قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔اور وہ اس بات کو نہیں مانتے۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل موجود ہے۔اس طرح رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔اور

رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔

سورہ نساء آیات 95 تا 100 پارہ 5

وہ مومن برابر نہیں ان مومنوں کے جو گھر میں بیٹھ رہنے والے ہوں۔ جنہیں کوئی معذوری نہیں ہے۔ جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔

جو اُس کی طرف سے درجے ہیں اور بخشش اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے۔ فرشتے کہیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔ کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔ بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔ کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔ اور پھر اس کی موت آ جائے۔ تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے مومن کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ مومن کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو قرآن پاک کے لیے کوشش نہیں کرتے۔ آج ہر طرف فرقہ پرستی نے لوگوں کی زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے۔ اور لوگ قرآن پاک سے مرتد ہو فرقوں پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ مومن برابر نہیں۔ وہ جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔

جو اُس کی طرف سے درجے ہیں اور بخشش اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے۔ فرشتے کہیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔ کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔ بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔ کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔ اور پھر اس کی موت آ جائے۔ تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر جہاد کرنے والوں کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو اپنے جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ یعنی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے جان اور مال سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ اور ہر ایک سے ہی اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دی ہے۔

جو اُس کی طرف سے درجے ہیں اور بخشش اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بے شک جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتے وفات دینے آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہم کمزور تھے۔ فرشتے کہیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی۔ کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ بس یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

البتہ وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور نہ راستوں سے واقف ہوں۔ بس ایسے لوگوں کے لیے اُمید ہے۔ کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔

اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے ہجرت کر جائے وہ زمین میں بہت گنجائش اور کثیر وسعت پائے گا۔ اور جو کوئی گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔ اور پھر اس کی موت آ جائے۔ تو اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ عورں پر بھی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کرنا فرض ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے۔ یعنی جہاد یہ ہے کہ ہم سب قرآن پاک کا علم حاصل کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے۔ کہ ہم تعلیم یافتہ ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جہاد ہے۔ پھر اس تعلیم کو لوگوں تک پہنچانا جہاد ہے۔، جس کے لیے سکول قائم کرنا جہاد ہے۔ تعلیم ہوگی تو ہم قرآن پاک سے سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکیں گے۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے جسے رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک پہنچایا۔ قرآن پاک کے راستے میں رکاوٹ فرقہ پرست ہیں۔ جو لوگوں کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ ایسے فرقہ پرستوں کے خلاف سب کو جہاد یعنی کوشش کی ضرورت ہے۔ تا کہ قرآن پاک کا سچ گھر گھر پہنچ سکے۔ یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

سورہ حج۔ آیت 78۔ پارہ نمبر 17

اللہ تعالیٰ کے لیے کیلیئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حکم ہے اس نے تمہیں اپنے کام کیلیئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم کے طریقے پر قائم ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابرادر رکھا تھا اور اس قرآن پاک میں بھی یہی ہے۔
تا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اللہ تعالیٰ کو مصبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مالک بہت اچھا ہے۔ اور بہت ہی اچھا مددگار۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کی گواہی کو بھی قیامت والے دن لوگوں پر لائیں گے جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کیلیئے جہاد کیا ہوگا جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے وہ لوگوں پر گواہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام قرآن پاک میں فرمابردار رکھا ہے یعنی مسلمان۔ اور پہلے لوگوں کا نام بھی فرمابردار رکھا تھا تا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہونگے اور قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والا یعنی جہاد کرنے والا لوگوں پر گواہ ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے جہاد کیا۔ اب جو انسان بھی قرآن پاک کے لیے جہاد کرے گا۔ وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دے گا۔

خواتین وحضرات!

ہم صرف قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ جہاد تمام رسول کرتے ہیں۔ پھر جو رسول کی بات مان لیتے ہیں یعنی ایمان لے آتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایمان والا کہتے ہیں۔ جن کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر کے جنت بدلے میں دیتے ہیں کیونکہ یہ مسلم لوگ ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

قرآن پاک کا سب سے بڑا اصول کیا ہے۔

سورہ نساء۔ آیت 59۔ پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی پھر اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔
خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی۔

خواتین وحضرات!

اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کا مطلب ہے قرآن پاک کی اطاعت کرنا۔اورحکومت والوں کی اطاعت کا مطلب ہے ملک میں موجودحکمرانوں کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگرکسی بات میں اختلاف ہوتنازعہ پیدا ہو۔تو قرآن پاک سے حل کرنے کی کوشش کرو۔یہی تمہارے لیے بہتر ہےاوراسی کا انجام اچھا ہے۔جن فرقہ پرستوں کو لوگوں نے فتووں کے لیے منتخب کررکھا ہے۔یعنی فرقہ پرست نام نہاد مفسر۔قرآن پاک کہتا ہے کہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہےاورقرآن پاک میں ان کو کافر مشرک مرتد ظالم گمراہ ناکام ہونے والا اور جہنمی کہا گیا ہےاور اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا دشمن ہے۔یہ ہمارے اولی الامر نہیں ہیں۔جوان کو اپنا اولی الامر بنائے گا۔اُس کا انجام بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرقے بنانے والوں سے کس قدر سخت ناراض ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اعلان کردیا ہے۔کہ فرقے بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والےلوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یادرکھیں کہ فرقے بنانے والےلوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔یہ تعلق اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی توڑ دیا۔تو آخرت میں کیسے جڑ جائے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کی تعلیمات کوصرف ایک تعلیم یافتہ انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک علم والےلوگوں کے لیے ہی بیان کیا ہے۔

سورہ عنکبوت آیت 43 پارہ 20

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں اوران کوصرف علم والےلوگ ہی سمجھتے ہیں۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ علم والےلوگوں سے بات کرتے ہیں۔اوراُسے سمجھاتے ہیں۔اوراُن سے علمی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

سورہ نساء 93 پارہ 5

اور جوکسی مومن کوجان بوجھ کر مارڈالے۔تواس کی سزا جہنم ہے۔جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اوراسکی لعنت پڑے گی۔اوراس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیارکررکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جوکسی مومن کو یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا اوراس کی اطاعت کرتا ہو۔اسے جان بوجھ کر مارڈالے۔تواس کی سزا جہنم ہے۔جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اوراسکی لعنت پڑے گی۔اوراس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیارکررکھا ہے۔

سورہ ہود 120 تا 123 پارہ 12

اوررسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اوران کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔ور ایمان والوں کے لیے نصیحت اوریاددہانی ہے۔

اورکہہ دو اُن سے جوایمان نہیں لاتے۔کہ تم اپنے جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اورانتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اورزمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اوراسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرواوراسی پر بھروسہ کرو۔اور جوکچھ آپ کررہے ہیں اس سے آپ کا رب بےخبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔۔آپ ﷺ ان لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور انہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اسلام میں پردہ کتنا ہے۔تو ہم قرآن پاک کے ساتھ ساتھ حضرت سلیمانؑ کے دور میں دکھائی جانے والی ملکہ سبا کو دیکھیں گے۔کہ وہ کتنا پردہ کرتی تھی۔حضرت مریم کا پردہ دیکھیں گے۔جو قیامت تک آنے والی عورتوں میں سے منتخب کردہ ہیں۔ جو تمام ایمان لانے والوں کو ایمان سکھاتی ہیں۔فرعون کی بیوی بھی ایک ایمان کی مثال ہیں۔موسیٰؑ کی والدہ اور فرعون کی بیوی کو دیکھیں گے۔اس طرح شعیبؑ کی بیٹیوں کو دیکھیں گے۔اس طرح ہم سچ کو پالیں گے۔کہ پردہ کتنا ہے۔اور اسی طرح دوسرے تمام معاملات بھی ہیں۔یہ سب کچھ ہم پہلے رسولوں کے واقعات سے سیکھیں گے۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ جب اے ایمان والو کہتا ہے تو اس میں تمام ایمان والے مرد وخواتین شامل ہوتے ہیں۔اور اس میں کسی طرح کی تفریق نہیں ہوتی۔کیونکہ ہم لوگ ایک دوسرے کے لیے جنس کی حیثیت رکھتے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف ایمان والوں کی حیثیت ہے۔چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔البتہ کافر اور مشرک اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں۔

اب ہم پہلی کتابوں میں سزا کی تفصیل دیکھیں گے۔ان میں کوڑوں کی سزا نہیں ہے۔

سورہ المائدہ آیات 44 تا 51 پارہ 6

۔بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں روشنی اور ہدایت ہے۔اللہ تعالیٰ کے نبی جو اس کے فرمابردار تھے۔یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم دیتے تھے۔اور یہود کے زاہد اور عالم بھی۔کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب دی گئی تھی۔اور وہ اس پر گواہ تھے۔بس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔اور مجھ سے ہی ڈرو۔اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔تو یہی لوگ کافر ہیں۔

اور ہم نے اُن پر تورات میں فرض کر دیا تھا۔کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ ہے۔اور ناک کے بدلے ناک دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا ویسا ہی بدلہ ہے۔پھر جو کوئی معاف کرے تو یہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہے۔اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔تو یہی لوگ ظالم ہیں۔اور اس کے بعد ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اس کتاب کی تصدیق کرنے والا تھا جو اس سے پہلے کتاب تورات تھی۔اور ہم نے ان کو انجیل دی۔اور یہ کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی تھی۔جو اس سے پہلے نازل ہوئی تھی۔اور پرہیز گاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی اور انجیل والوں کو چاہیے کہ اسکے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کرتے۔جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں نازل کیے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی نافرمان ہیں۔

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف سچی کتاب نازل کی ہے جو ان تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔جو پہلے سے تھیں۔اور ان کی محافظ بھی ہے۔بس آپ ان احکام کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیے ہیں۔اور اس سچ کو چھوڑ کر اُن کے خواہشات کی اطاعت نہ کیجیے۔تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا۔لیکن یہ کہ جو کچھ تمکو دیا گیا اس میں تمھیں آزمائے۔بس نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھو۔تم کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو اس بات کی حقیقت بتا دے گا۔جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔اور یہ کہ اس کے مطابق ان میں فیصلہ کیجیے۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور ان کے خواہشات کی اطاعت نہ کیجیے۔اور ان سے محتاط رہیے۔کہ کہیں آپ ﷺ کو فتنہ میں ڈال نہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی انہیں سزا ملے۔اور اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کس کا ہوسکتا ہے۔اے ایمان والوں تم یہودیوں اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور تم میں سے جو کوئی ان کو دوست بنائے گا۔تو وہ یقیناً انہی میں سے ہوگا۔بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے پہلی کتابوں میں سزا کی لسٹ دیکھی۔اس لسٹ میں غور کریں۔کہ کیا کوڑوں کی سزا ہے۔اس کا مطلب ہے۔کہ قرآن پاک میں یہ آیات منسوخ آیات ہیں۔

خواتین وحضرات

آئیں دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح چوری کی سزا کو معاف کیا۔ یعنی منسوخ کیا۔۔۔ان لوگوں کی خاطر جو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر کے جینا چاہتے ہوں۔

سورہ المائدہ آیت 37 پارہ 7

اور چور مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔یہ ان کے اس جرم کی بطور عبرت سزا ہے۔اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھر جو کوئی اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے۔تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔کیا تمھیں معلوم نہیں۔کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے۔وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو چوری سے کتنی سخت نفرت ہے۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

اور چور مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔یہ ان کے اس جرم کی بطور عبرت سزا ہے۔اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے کس طرح چوری کی سزا کو منسوخ کیا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔۔پھر جو کوئی اپنے ظلم یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بعد توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے۔تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔کیا تمھیں معلوم نہیں۔کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے۔وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورہ یونس آیات 94 تا 97 پارہ 11

اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے۔جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے۔یقیناً آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے۔لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔خواہ ان کے پاس سارے معجزے آجائیں۔یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر آپ کو قرآن میں کسی قسم کا شک ہو تو ان لوگوں سے ان کی کتاب کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔جو انجیل،تورات،زبور وغیرہ پڑھتے ہیں۔یہ معلومات کہ یعنی واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب آتی ہے۔جو سچ ہوتی ہے۔اس لیے ہماری طرف قرآن پاک سچ آیا ہے۔ہمیں اس کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہیے۔اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کا بات ثابت ہو چکی ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔خواہ ان کے پاس سارے معجزے لے آئیں۔یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

سورہ فرقان 40 تا 44 پارہ 19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ اعراف۔آیت 30۔پارہ 8
اس نے ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ دنیا میں دو گروہ ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا اور دوسرا شیطان کا۔اللہ تعالیٰ کا گروہ ہدایت والا ہے یعنی قرآن پاک والا ہے اور دوسرا گروہ شیطان کا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

احاطہ کتاب

خواتین حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ میری کتاب کا موضوع منسوخ آیات اور عورتوں کے متعلق موضوع تھا۔عورتوں کا موضوع فرقہ پرستوں کا وہ موضوع ہے۔جس کی وجہ سے وہ عورتوں کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اس لیے نازل کیا تھا کہ ہمیں پہلے لوگوں کے راستے دکھائے۔جس کی سورہ فاتحہ میں دعا بھی سکھائی۔کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنے انعام کیے۔اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا اور جو گمراہ نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک کے ذریعے پہلے لوگوں کے راستے دکھائے۔جب اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ذریعے قرآن پاک کا پیغام بھیج کر پہلے لوگوں کے راستے دکھائے۔تو لوگوں نے رسول ﷺ کے لائے قرآن کو چھوڑ کر مرتد ہو کر ان لوگوں کے پیچھے لگ گئے۔جنہوں نے قرآن پاک کی تفسیر کی آڑ میں لوگوں کو قرآن پاک سے ہٹا کر فرقوں پر لگایا۔فرقہ بنانے والوں کو قرآن پاک میں جس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔وہ ہے کفر کرنے والے یعنی کافر یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان۔ان کو اس طرح سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے۔اس کا مطلب ہے جب کوئی کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ایمان والا بن جاتا ہے۔یعنی محمد ﷺ پر ایمان لے آتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کو سچ مان لیتا ہے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد اگر وہ کسی فرقے کی اطاعت کرے گا۔تو پھر کافر بن جائے گا۔یعنی جس کسی راستے سے آیا تھا۔پھر قرآن پاک کو چھوڑ کسی کفر پر لوٹ گیا۔یعنی دوبارہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا۔

اس کے علاوہ فرقے بنانے والوں کو قرآن پاک میں مشرک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی فرقے کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے۔لوگ فرقے کے ذریعے اپنے اماموں کی دی ہوئی احادیث کو مانتے ہیں۔اس طرح بقول ان کے وہ رسول ﷺ کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔اور یہ شرک ہے۔

حالانکہ معبود تو صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے۔اور اس کے علاوہ اور کوئی ذات ایسی نہیں جس کی بندگی یعنی غلامی کی جاسکے۔کیونکہ ہمیں اور دنیا کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔اس لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے۔کہ ہم اس کی بندگی یعنی غلامی کریں۔اسی وجہ کو سارا قرآن بیان کرتا ہے۔اور لا الہ الا اللہ کا پیغام تمام انبیاء نے دیا۔اللہ تعالیٰ سارے قرآن پاک میں انسان سے یہی پوچھتا ہے۔کہ میرے علاوہ تم نے جسے معبود بنایا ہے۔اس نے کیا پیدا کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ البتہ ہر گناہ معاف کردے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔بس یاد رکھیں۔کہ شرک سے کیسے بچنا ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔شرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آج میں آپ کو ایک بہت ہی شاندار ملکہ کی کہانی سناتی ہوں۔یہ کہانی کوئی مولوی نہیں سناتا۔کیونکہ اس کی رو سے عورت کی بادشاہت کی دلیل ملتی ہے۔مگر فرقہ پرست نہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔نہ قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں ۔۔ اس طرح وہ پہلے رسولوں پر بھی ایمان نہیں لاتے۔بلکہ وہ قرآن پاک کے بعد نام نہاد اماموں کی لکھی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔یاد رہے کہ سلیمان علیہ السلام بھی ایک رسول ہیں۔

ملکہ سباء نے کس طرح سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی۔۔۔

سورہ نمل ایات 20 تا 40 پارہ نمبر 19

اوراس نے پرندوں کا جائزہ لیاتو کہا کہ کیابات ہے ہدہدنظرنہیں آرہایا۔وہ کہیں غائب ہوجانے والوں میں سے ہے۔میں ضروراسے سزادوں گا۔سخت سزا...یا۔اسے ذبح کرڈا لوں گا...وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔۔اس نے تھوڑی دیربعد کہا. کہ میں وہ خبرلایاہوں. جواپ کومعلوم نہیں ہے..میں آپ کے پاس سباسے ایک سچی خبرلایا ہوں...بےشک میں نے ایک عورت کودیکھاہےجوان پرحکومت کرتی ہے.اسے ہرچیزدی گئی ہے...اوراس کاتخت بہت بڑاہے...میں نے اس کواوراس کی قوم کواللہ تعالی کو چھوڑکرسورج کوسجدہ کرتے ہوئے پایاہے

شیطان نےان کے برے اعمال کوان کے لیےآراستہ کردیاہے..بس اس نےان کوسیدھے راستے سے روک دیاہے.بس وہ ہدایت پرنہیں .یہاں تک کہ وہ اس اللہ تعالی کوسجدہ نہیں کرتے....جوزمین اورآسمانوں کی پوشیدہ چیزوں کوجانتاہے..اوروہ جانتاہے.جوتم چھپاتے ہو۔اورجوتم ظاہرکرتے ہو..اللہ ہی ہے.اس کے سواکوئی معبودنہیں.وہی عرش عظیم کارب ہے.... سلیمان علیہ السلام نے کہاکہ ہم دیکھیں گے کہ توسچ کہتاہےیاتوجھوٹوں میں سے ہے...جامیرے اس خط کولے جااوران کی طرف پھینک دے.پھران سے ہٹ جااوردیکھ کے وہ کیاجواب دیتے ہیں.ملکہ کہنےلگی.اے میرے سردارو.مجھے ایک قابل احترام خط ملاہے...بےشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے.اوروہ یہ ہے ا۔اللہ کے نام سے جوبڑامہربان نہایت رحم کرنے والاہے.میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو۔اور مسلیمین بن کرمیرے پاس آجاؤ۔ملکہ نے کہا۔اے سردارومجھے اس کام میں مشورہ دو۔میں کسی معاملے میں اس وقت تک فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجودنہ ہو.انہوں نے کہاکہ ہم نہایت طاقتوراورسخت جنگجوہیں.اورسب اختیارآپ کوہے..بس آپ غورکرلیں..جوآپ حکم دیں.اس نے کہابادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں. تواس کوتباہ کردیتے ہیں.اس کے معززلوگوں کوذلیل کردیتے ہیں۔اور.یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے.بےشک میں ان کی طرف کچھ تحفے بھیجتی ہوں پھردیکھتی ہوں. کہ قاصدکیاجواب لاتے ہیں.جب وہ قاصدسلیمان کے پاس آئےتوسلیمان نے کہاکیاتم مال سے میری مددکرناچاہتے ہو.۔سواللہ تعالی نے جومجھے عطاکیاہے۔اس سے بہتر ہے.جوتمہیں دیاہے.بلکہ تم ہی اپنےتحفوں پرخوش رہو.واپس ان کے پاس لوٹ جاؤ. ہم ان.پر ایسےلشکر سے چڑھائی کریں گے.ان کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی۔ہم ان کووہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گےاوروہ سخت رسواہوں گے.سلیمان نے کہا۔اے سردارو.تم میں سےکون میرے پاس اس کاتخت لائے گا.اس سے. پہلے کہ وہ مسلمین بن کرمیرے پاس آئیں.جنات میں سے ایک دیونے کہا.اس سے پہلے کہ اپ اپنی جگہ سے اُٹھیں یعنی کہ دربار برخاست ہونے سے پہلے میں لےآوں گا..اوربےشک میں طاقتورقابل ایمان دارہوں۔.جس کے پاس کتاب کاعلم تھااس نے کہا.میں یہ آپ کے پاس اپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کردوں گا.۔سلیمان نے جب اسےاپنے پاس رکھاہوادیکھا.تواس نے کہاکہ یہ میرے رب کافضل ہے.تاکہ وہ مجھےآزمائیں کہ میں شکرکرتا ہوں یاکفرکرتاہوں اورجوشکرکرتاہےتووہ اپنےلیےہی کرتاہےاورجوکوئی کفرکرتاہےتومیرا رب اس سے بےنیازعزت والاہے..سلیمان نے کہاکہ اس تخت کی شکل بدل ڈالو۔تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ ہدایت پانےوالوں میں سے ہےیاان لوگوں میں سے ہے جوہدایت نہیں پاتے.پھرجب وہ آئی تواس سے کہاگیاکہ اپ کاتخت اس جیساہے ۔اس نے کہا یہ توگویابالکل وہی ہے.اس سے پہلے ہمیں آپ کاعلم ہوچکاتھااورہم مسلمین بن کرآگئے ہیں۔.اوراب تک اس بات نے روک رکھاتھاکہ وہ اللہ کے سوادوسروں کی بندگی کرتی تھی..بیشک وہ کافرقوم میں سے تھی...اس سے کہاگیاکہ محل میں داخل ہوجاؤ.اس نے فرش کودیکھاتواس سے گہراپانی سمجھا..اتنے دونوں پنڈلیاں کھول لیں یعنی اس نے دونوں پنڈلیوں سے کپڑااٹھالیا۔سلیمان نے کہا۔بےشک یہ توایک محل ہے جوشیشوں سے بنایاگیاہے۔ اس نے کہا۔اے میرے رب میں اپنےاپ پرظلم کرتی رہی۔اب میں اسلام لاتی ہوں اورسلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پرایمان لاتی ہوں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا

ان آیات میں ملکہ سباکودکھایاگیاہےجوایک پڑھی لکھی ملکہ ہے.جوخط کوپڑھ کرسناتی ہے۔

اس کے زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی نےبھی کی ہے ہدہدکی اطلاعات کے مطابق ..ملکہ اوراس کی قوم سورج کی بندگی کرتی ہے...حضرت سلیمان علیہ السلام ان کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں. کس طرح یہ ملکہ سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کرتی ہے..اورمسلم بن جاتی ہے.ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اس ملکہ کو کو صرف علم اوردانائی کی وجہ سے جانچتے ہیں.اورانہی چیزوں کی بدولت اس کوشکست دیتے ہیں ملکہ کے پاس وسائل کی فراوانی ہے..جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالی کے رسول ہیں.اوراللہ تعالی نےان کوبےشمارنعمتوں سے نوازاہے.جن دیو ان کے غلام ہیں اوران کے حکم کے پابند ہیں.یہ رسول اپنےعلم اوردانائی اورسوچ بچارکی بدولت اس کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اورملکہ بھی اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانائی علم اورعقل کومدنظررکھتی ہے .جبکہ سلیمان علیہ السلام ملکہ کی نسبت کہتے ہیں. کہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں ہےیانہیں.

جبکہ اپناتخت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھنے کے بعدملکہ کہتی ہے۔اس سے پہلے ہمیں آپ کاعلم ہوچکاتھااورہم مسلمین بن کرآگئے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھااس کتاب میں میں نے بہت سارے رسولوں کےواقعات دکھائے .جس میں اپ نے دیکھاکہ لوگوں نے اپنے رسول کی اطاعت نہ کی.اورمسلم نہ بنےاوران کے لائے پیغام کوجھٹلادیا

سلیمان علیہ السلام جب ایک ملکہ کواسلام کی دعوت دیتے ہیں ......اس ملکہ کی زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی بھی کرتے ہیں...ان ایات میں حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ کوعلم اوردانائی کی بنیادپراسلام کی دعوت دیتے ہیں.اوروہ ملکہ اس دعوت کودانائی اورعلم کی بنیادپرپرکھ کرقبول کرتی ہے .ان ایات میں حضرت سلمان علیہ السلام بڑی حکمت عملی کے ذریعے خط کے ذریعے ملکہ کواسلام کی دعوت دیتے ہیں.وہ جب ملکہ کوخط لکھتے ہیں توسب سے پہلےبسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں اورپھردوٹوک بات کرتے ہیں کہ سرکشی

چھوڑ کر مسلمین بن جاؤ.. چونکہ اس خاتون کی حکومت بہت مضبوط ہے۔مگر وہ اپنے سرداروں سے مشورہ کرتی ہے کہ وہ کیا کرے۔ سردار اسے کہتے ہیں کہ ہم بہت سخت جنگجو ہیں۔ اوراپ کے اشارے کے منتظر ہیں. مگر ملکہ سوچ بچار سے کام لیتی ہے. اور علم اور دانائی کی بنیاد پر اپنی قوم کو جنگ سے بچا لیتی ہے..۔ اور اس طرح اپنے دانشمند ہونے کا اظہار کرتی ہیں. وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے کہ اس کے تخت جیسا تخت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہے. تو وہ فورا مسلم بن جاتی ہے کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی تھی ۔اور پھر وہ شیشوں کے فرش کو پانی سمجھ لیتی ہے۔ تو وہ یہ جان لیتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا علم اس سے بہت زیادہ ہے۔ وہ اور اس کی قوم سورج کے پجاری ہوتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالی کا تعارف جان لیتی ہے. تو وہ بھانپ لیتی ہے کہ وہ غلطی پر ہیں. تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام لا کر ایمان بن جاتی ہے.

خواتین وحضرات

میں نے قران پاک سے رسول کی اطاعت کرنے والے جتنے بھی لوگوں کو دکھایا تو اپ نے دیکھا کہ ان کی اکثر قوم نے ان کی اطاعت نہ کی ۔مگر جو ملکہ تھی اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور. سرکشی نہ دکھائی. کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی ہے۔وہ جان گئی کہ. جن کا وزیر اطلاعات ایک ہدہد ہے . اور جو اس کے تخت جیسا تخت بنا سکتے ہیں یا جو اس کے تخت کو اٹھا کر لے کے جا سکتے ہیں اس طرح کا فرش بنا سکتے ہیں جس کو وہ پانی سمجھ رہی ہو تو وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں. کیونکہ وہ علم اور عقل میں اس سے بہت زیادہ ہیں۔اس طرح اس نے اپنی دنیا کو بھی بچایا اور اس نے اپنی آخرت کو بھی بچایا. اور وہ سلیمانؑ کے ساتھ ایمان لا کر مسلم بن گئی. اس طرح اس نے اپنی قوم کو ایک خوفناک جنگ سے بچا لیا۔

خواتین حضرات

ہمیں ان ایات سے پتہ چلا کہ جب ملکہ نے تخت کو پہچان لیا. تو اس نے فورا سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ مجھے اپ کے بارے میں پہلے سے ہی علم ہو چکا تھا.. ہم مسلمین بن کر اگئے ہیں. یعنی اسلام قبول کر چکے ہیں . ملکہ نے اقرار کیا کہ جس چیز نے اللہ تعالی سے روکا ہوا تھا وہ اس کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی. وہ اللہ تعالی کی ایک نافرمان قوم میں سے تھی. اس کے بعد جب اس نے شیشے کا فرش دیکھا. اس نے اسے پانی سمجھ کر پانی سے گزرنے کی تیاری کی یعنی اپنے کپڑے سمیٹے. جیسا کہ ہم بھی پانی میں سے گزرنے سے پہلے اپنے کپڑے سمیٹتے ہیں اسی طرح کی سچویشن ہے. مگر جب سلیمان علیہ السلام نے اسے بتایا کہ یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشے کا فرش ہے.. یہ محل شیشوں سے بنایا گیا ہے. تو اس نے کہا میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں. اس نے کہا کہ اے میرے رب میں اپنے اوپر ظلم کرتی رہی یعنی شرک کرتی رہی... قران پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔اللہ تعالی نے قرآن پاک میں تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ تو کرتا ہے مگر شرک کی معافی ہرگز نہیں۔۔...

اپ نے دیکھا کہ ملکہ اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی

سوال۔۔۔ان ایات میں ہدہد جو وزیر اطلاعات ہے اس نے کیا خبر دی اور تبلیغ کا کیا پیغام دیا.

جواب .. اس نے توقف کیا یعنی تھوڑا سانس لیا اور کہا. میں اپ کے پاس وہ خبر لایا ہوں. جو اپ نہیں جانتے.. میں اپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں. بے شک میں نے وہاں ایک عورت کو پایا ہے. جو ان پر حکومت کرتی ہے. اور اسے ہر چیز دی گئی ہے. اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے.. میں. نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالی کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے... اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوبصورت کر دیے ہیں.... بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے. سو وہ ہدایت پر نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کو سجدہ نہیں کرتے۔ جو اسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرتا ہے..... اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو.. اللہ ہی ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو عرش عظیم کا رب ہے..

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہدہد بھی ایک معجزہ ہے۔ جو باتیں کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں گراں قدر علم موجود ہے۔

مولوی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کبھی عورتوں کی طرف وحی نہیں بھیجی۔ یہ دیکھیں۔

سورہ مریم آیات 16 تا 34 پارہ 16

اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف ایک مکان میں چلی گئی۔ پھر ان سے پردہ ڈال لیا۔ پھر ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا ۔اور وہ ان کے سامنے ہو بہو ایک انسان بن گیا۔ مریم کہنے لگی۔ اگر تم پرہیز گار ہو۔ تو میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام عطا دوں۔ اُس نے کہا میرا غلام کیسے ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔ اُس نے کہا۔ اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے آسان ہے۔ اور یہ اسلیے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے معجزہ اور رحمت بنا دیں۔ اور یہ ایک حکم طے ہو چکا ہے۔ پھر وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر اس کے ساتھ وہ ایک دور مکان میں چلی گئیں۔ پھر دردزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر نچلی طرف سے

آواز آئی۔ کہ غم نہ کھاؤ۔تمھارے رب نے نیچے کی طرف سے چشمہ جاری کر دیا ہے۔اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر ہلاؤ۔اس سے تم پر تازہ تازہ کھجوریں گریں گی۔تو کھاؤ۔اور پیو۔اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔پھر تم اگر کسی انسان کو دیکھو۔تو کہہ دو۔کہ میں نے رحمان کے لیے ایک روزے کی نذر مان رکھی ہے۔اس لئے آج ہر گز کسی انسان سے نہ بولوں گی ۔پھر وہ بچے کو اٹھائے ہوئے قوم کی طرف آئیں۔انہوں نے کہا ۔یہ تو نے بہت برا کام کیا ہے۔اے ہارون کی بہن تمھارا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا۔اور نہ تمھاری ماں بدکار تھیں۔پھر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔وہ بولے کہ ہم گود کے بچے سے کس طرح بات کریں۔عیسیٰ نے کہا۔بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا غلام ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے۔اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔اور جہاں کہیں میں رہوں۔اس نے مجھے برکت والا بنایا ہے۔جہاں کہیں میں رہوں۔اور جب تک میں زندہ رہوں۔مجھے نماز اور زکواۃ کا حکم دیا ہے۔اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے۔اوور مجھے سرکش اور بد بخت نہیں بنایا۔اور سلام ہو۔مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔یہ عیسیٰؑ ابن مریم ہے۔وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں عیسیٰؑ کا مکمل خطاب دکھایا گیا ہے۔جو وہ پیدا ہوتے ساتھ ہی لوگوں سے کرتے ہیں۔جب ان کی ماں ان کو لوگوں کے پاس لاتی ہے۔

رحمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔رسول ﷺ کو بھی رحمت بنا کر بھیجا گیا کیونکہ انہوں نے رحمت یعنی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا۔اسی طرح عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا کلام تھے۔بذات خود رحمت تھے اور معجزہ تھے۔ان آیات میں عیسیٰؑ کو بھی رحمت اور معجزہ کہا گیا ہے۔یہ ہے وہ سچا واقعہ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔